TUE.21.Jan.2025
VOLUME:20 NO:19
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز منگل 21/جنوری 2025
جلد:20 شمارہ: 19
20/رجب المرجب 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

آر جی کر عصمت دری و قتل کیس میں
عدالت نے سنائی سنجے رائے کو تاحیات قید کی سزا

کولکتہ: 20/جنوری (ایجنسیز) مغربی بنگال کے سیالدہ کورٹ نے آج آر جی کر میڈیکل کالج کی زیر تربیت خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری و قتل معاملے میں سزا کا اعلان کر دیا۔ عدالت نے اس عصمت دری و قتل معاملہ میں قصوروار قرار دیے گئے سنجے رائے کو تاحیات قید کی سزا سنائی ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے سنجے پر 50 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ متاثرہ زیر تربیت ڈاکٹر کے والد نے سنجے رائے کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا، لیکن عدالت نے اس معاملہ میں دی جانے والی کم از کم سزا یعنی تاحیات قید کی سزا سنائی۔ آج فیصلہ سناتے ہوئے عدالت نے کہا کہ یہ کوئی معاملہ جرم نہیں ہے، لیکن اس نے اسے 'ریئریسٹ آف دی ریئر' نہیں کہا۔ اس دوران عدالت نے مغربی بنگال حکومت کو حکم دیا کہ وہ مہلوکہ کی فیملی کو 17 لاکھ روپے کا معاوضہ دے۔ جب عدالت نے سنجے رائے کو تاحیات قید کی سزا سنائی تو وہ جج کے سامنے بار بار یہی کہتا دکھائی دیا کہ ''میں قصوروار نہیں ہوں۔ مجھے پھنسایا جا رہا ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔'' سزا کے اعلان سے پہلے بھی سنجے رائے لگاتار خود کو بے قصور بتا رہا تھا۔ آج عدالت میں جب سنجے کو پیش کیا گیا تو جج نے اس سے کہا کہ تم قصوروار ہو، کیا سزا پر تمھیں کچھ کہنا ہے؟ جواب میں سنجے رائے نے کہا کہ میں قصوروار نہیں ہوں۔ مجھے پھنسایا گیا ہے۔ بہت کچھ برباد ہو گیا ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ مجھ پر جرم قبول کرنے کا دباؤ بنایا جا رہا ہے۔ میں نے رودراکش کی مالا پہنی ہوئی تھی، اگر میں ایسا کرتا تو میری رودراکش کی مالا ٹوٹ جاتی۔ سنجے رائے نے یہ بھی کہا کہ اسے اس جرم کی سزا دی جا رہی ہے جو اس نے کیا ہی نہیں۔ واضح رہے کہ جج نے 18 جنوری کو جب سنجے رائے کو آر جی کر عصمت دری و قتل معاملہ میں قصوروار قرار دیا تھا، تو اس وقت ہی واضح کر دیا تھا کہ اس معاملہ میں زیادہ سے زیادہ سزا 'موت' اور کم از کم سزا تاحیات قید ہو سکتی ہے۔ عصمت دری و قتل کے جرم میں سنجے رائے کے خلاف سزا سنائے جانے کا عمل آج مکمل ہو گیا، لیکن ثبوتوں سے چھیڑ چھاڑ سے متعلق سی بی آئی کی جانچ چلتی رہے گی۔ اس معاملے میں سماعت کے دوران سی بی آئی کے وکیل نے کہا کہ ہم نے ثبوت پیش کیے ہیں۔ ہم نے قانون کے حساب سے کام کیا ہے۔ سی بی آئی نے بتایا کہ ''متاثرہ 36 گھنٹے ڈیوٹی پر تھی، کام کی جگہ پر اس کے ساتھ عصمت دری ہوئی اور پھر قتل کیا گیا تھا۔ وہ ایک ہونہار طالبہ تھی۔'' متاثرہ کی فیملی کی طرف سے عدالت میں پیش وکیل نے کہا کہ ''ثبوتوں سے اس رات کے واقعہ کے بارے میں ساری باتیں صاف ہو جاتی ہیں۔ کئی بار بحث کے بعد بھی ملزم کی بے گناہی ثابت نہیں ہوئی ہے۔''

'نابالغ بچے کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ پیش کریں'
سپریم کورٹ نے اتل سبھاش کی بیوی کو دیا حکم

نئی دہلی: 20/جنوری (ایجنسیز) بنگلورو میں خودکشی کرنے والے انجینئر اتل سبھاش کی بیوی نکیتا سنگھانیہ کو سپریم کورٹ نے پیر (20 جنوری) کے روز ہدایت دی کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے کو عدالت میں پیش کریں۔ اس معاملہ کی سماعت کے دوران جسٹس بی وی ناگرتنا اور ساتیش چندر شرما کی بنچ نے اتل سبھاش سے الگ رہنے والی بیوی نکیتا کی طرف سے پیش وکیل کو کہا کہ وہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ بچے کو عدالت میں پیش کریں۔ معاملہ کی سماعت کرتے ہوئے بنچ نے کہا کہ ''یہ ہیبیئس کارپس عرضی ہے۔ ہم بچے کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ بچے کو عدالت میں پیش کریں۔'' اس کے جواب میں نکیتا سنگھانیہ کی طرف سے پیش وکیل نے کہا کہ وہ 30 منٹ کے اندر بچے کو عدالت میں پیش کریں گے۔ ساتھ ہی عدالت کو جانکاری دی گئی کہ بچے نے ہریانہ میں اسکول چھوڑ دیا ہے اور وہ فی الحال اپنی ماں کے ساتھ ہے۔ یہ بنچ اتل سبھاش کی ماں انجو دیوی کی عرضی پر سماعت کر رہی تھی، جنھوں نے اپنے 4 سال کے پوتے کی کسٹڈی کے لیے ہیبیس کارپس عرضی داخل کی ہے۔ 7 جنوری کو سپریم کورٹ نے اسے نابالغ بچے کی کسٹڈی دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ 'بچے کے لیے اجنبی' ہے۔ واضح رہے کہ 34 سالہ اتل سبھاش، جو گزشتہ سال 9 دسمبر کو بنگلورو کے منیکو لالو میں اپنے گھر میں پھانسی پر لٹکے پائے گئے تھے، نے مبینہ طور پر خودکشی سے قبل طویل ویڈیو پیغام اور 24 صفحات کا نوٹ چھوڑا تھا۔ اس میں انھوں نے اپنی بیوی اور سسرال والوں پر سنگین الزامات عائد کیے تھے اور اپنی خودکشی کے لیے انھیں ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔ اس دوران اتل سبھاش نے جونپور فیملی کورٹ کی جج ریتا کوشک پر رشوت مانگنے کا بھی الزام عائد کیا تھا۔ آر جی کر معاملہ: عدالت کے فیصلے سے خوش نہیں ہیں ممتا بنرجی، کہا 'ہم سب نے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا۔

پیغمبر محمد کی توہین کا معاملہ:
مشہور گلوکار کو سزائے موت

تہران 20/جنوری (ایجنسیز) ایران کی سپریم کورٹ نے توہین مذہب کے الزام میں مشہور گلوکار عامر طاطالو کے نام سے مشہور عامر حسین مغشودلو کو سزائے موت سنائی ہے۔ عامر حسین کو پہلے پانچ سال کی سزا سنائی گئی تھی لیکن پروزیکوٹر کے اعتراض کے بعد جب اس معاملے کو پھر سے کھولا گیا اور جانچ کی گئی تو حکومت کی کہی بات صحیح ثابت ہوئی اور گلوکار عامر کو پیغمبر محمد کی توہین کا مجرم قرار پایا گیا۔ حالانکہ عدالت نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ آخری نہیں ہے اور اس کے خلاف ابھی بھی اپیل کی جا سکتی ہے۔ 37 سال کے عامر طاطالو ایران کے خوف سے 2018 سے ترکی کے استنبول میں چھپ کر رہ رہے تھے۔ لیکن ترکی کی پولیس نے 2023 کے دسمبر مہینے میں انہیں پکڑ کر ایران کے سپرد کر دیا۔ اس کے بعد سے عامر ایران کی حراست میں ہیں۔ ذرائع کے مطابق طاطالو کو جسم فروشی اور فحاشی کو بڑھاوا دینے کے لیے بھی 10 سال کی سزا سنائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ ان پر اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف غلط تشہیر کرنے اور فحش اشیاء کو شیئر کرنے کا بھی الزام لگایا گیا تھا۔ دراصل ریپ، پاپ اور آر اینڈ بی کے کمپوزیشن کے لیے مشہور ٹیٹو گلوکار عامر طاطالو کے خلاف پہلے بھی کئی الزامات لگائے گئے تھے۔ طاطالو نے سال 2017 میں ایران کے اس وقت کے صدر ابراہیم رئیسی کے ساتھ ایک عجیب وغریب ٹیلی ویژن گفتگو کی تھی۔ سال 2015 میں طاطالو نے ایران کے جوہری پروگرام کی حمایت میں ایک نغمہ بھی بنایا تھا جو 2018 میں ڈونالڈ ٹرمپ کے پہلے صدارتی مدت کے دوران سامنے آیا تھا۔

اتراکھنڈ میں یکساں سیول کوڈ مینول منظور

دہرہ دون: 20/جنوری (ایجنسیز) پشکر سنگھ دھامی کابینہ نے پیر کے دن ریاستی سکریٹریٹ میں میٹنگ میں یکساں سیول کوڈ (یوسی سی) مینول کو منظوری دے دی۔ اسے لاگو کرنے کی تاریخ کا اعلان عنقریب ہوگا۔ کابینہ نے یوسی سی لاگو کرنے کے لئے حال میں تیار کردہ رولس میں جزوی ترمیم کے بعد مینول کو منظوری دے دی۔ ترمیمی رولس کا محکمہ قانون نے جائزہ لیا۔ میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات چیت میں چیف منسٹر دھامی نے زور دے کر کہا کہ ان کی حکومت اپنا انتخابی وعدہ پورا کرنے کی پابند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے 2022 کے الیکشن کے دوران اتراکھنڈ کی جنتا سے وعدہ کیا تھا کہ ہماری حکومت بنتے ہی یوسی سی لاگو کر دیا جائے گا۔ ہم یہ قانون لے آئے۔ مسودہ کمیٹی نے اسے ڈرافٹ کیا۔ اسے منظور کر لیا گیا۔ صدر جمہوریہ کی منظوری ملنے کے بعد یہ قانون بن گیا۔ عہدیداروں کی ٹریننگ بھی لگ بھگ مکمل ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ میں ملک میں یوسی سی لاگو کرنے والی پہلی ریاست بننا اہمیت کا حامل ہے۔ ہم نے آج مکمل تجزیہ کیا۔ اسے لاگو کرنے کی تاریخ کا اعلان عنقریب ہو جائے گا۔ یکساں سیول کوڈ 'شادی' طلاق' ورثہ' گود لینا اور نان ونفقہ جیسے معاملوں میں تمام مذہبی برادریوں کے لئے یکساں لیگل فریم ورک بنے گا۔ اس قانون کے دائرہ سے قبائلیوں کو باہر رکھا گیا ہے۔

'کانگریس نے بنائے ہزاروں گھر، بی جے پی-عآپ نے غریبوں کو کیا در بدر'
راجیو شکلا نے 'فلیٹ کی سیاست' سے اٹھایا پردہ

دہلی: 20/جنوری (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب سے قبل سبھی پارٹیاں انتخابی تشہیر میں مصروف ہیں۔ اس درمیان غریبوں کے لیے فلیٹ معاملے پر ایک الگ ہی سیاست دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس معاملے میں آج کانگریس کے سینئر لیڈر راجیو شکلا نے ایک پریس کانفرنس کر حقیقت سے پردہ اٹھایا۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح کانگریس حکومت میں کیے گئے کاموں کا سہرا دوسری پارٹیاں اپنے سر باندھ رہی ہیں۔ سابق مرکزی وزیر اور رکن پارلیمنٹ راجیو شکلا نے میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکز میں بی جے پی اور دہلی میں عام آدمی پارٹی (عآپ) کی حکومتوں کی عادت بن گئی ہے دوسرے کے کاموں کا سہرا لینے کی۔ بی جے پی اور عآپ میں صرف اس بات کی لڑائی ہے کہ کون جھوٹا سہرا اپنے سر باندھتا ہے۔ کون دوسرے کاموں کی زیادہ سے زیادہ تعریف اپنے حق میں بٹورے۔ مثال پیش کرتے ہوئے راجیو شکلا نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت میں کانگریس حکومت کے منصوبوں کا افتتاح کر ان کے کاموں کا سہرا لینے کی کوشش کی، جس پر ڈاکٹر منموہن سنگھ نے کبھی اعتراض ظاہر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ چندریان پروجیکٹ بھی ڈاکٹر منموہن کی ہی دین تھی۔ کچھ ایسا ہی عمل اروند کیجریوال بھی کر رہے ہیں۔ اپنی بات کو سبھی کے سامنے رکھتے ہوئے راجیو شکلا نے کہا کہ ''آج میں آپ سے ایک بے حد حساس معاملے پر بات کرنے آیا ہوں، یہ معاملہ غریب لوگوں کی زندگی سے براہ راست جڑا ہے۔ کس طرح بی جے پی اور عآپ کی سہرا لینے کی لڑائی نے غریبوں کی زندگی تباہ کر دی، یہ اس کی کہانی ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''کس طرح سالوں سے دہلی کے غریب لوگوں کے لیے ہزاروں گھر خالی پڑے پڑے خراب ہو گئے، جو کہ کانگریس کی حکومت نے بنوائے تھے، جنھیں الاٹ نہیں کیا گیا، یعنی غریبوں کے مفادات بی جے پی اور عآپ کی لڑائی کی بھینٹ چڑھ گئے۔'' کانگریس حکومت میں کیے گئے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے راجیو شکلا نے کہا کہ ''کانگریس کی قیادت والی مرکزی حکومت نے جواہر لال نہری تجدید کاری مشن کے تحت دہلی کے ساتھ ایک معاہدہ کر کے 14 الگ الگ مقامات پر 52 ہزار 344 فلیٹ غریبوں کے لیے بنانے کا ارادہ کیا تھا، جس پر 82.2415 کروڑ روپے خرچ کرنا مقرر کیا گیا تھا۔ اس کو بنانے کی ذمہ داری ڈی ایس آئی آئی ڈی سی اور ڈی یو ایس آئی بی کو دی گئی تھی۔ برسوں پہلے 52344 میں سے 35744 فلیٹ کی تعمیر ہو چکی تھی، جس میں سے صرف 4833 فلیٹ غریبوں کو دیے گئے۔ 30303 گھر جو الاٹمنٹ کے لیے تیار تھے، بدقسمتی سے بی جے پی اور عآپ کی لڑائی سبب کسی کو الاٹ نہیں کیے گئے۔ ساتھ ہی 16600 گھر جو زیر تعمیر تھے، وہ بھی اب خستہ حالی کے شکار ہیں۔'' راجیو شکلا نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ''عآپ اور بی جے پی کے ذریعہ سہرا لینے کی لڑائی اس قدر دہلی کو نقصان پہنچانے والی تھی کہ مرکز کی مودی حکومت نے 31 دسمبر 2020 کو ایک سرکلر جاری کر دہلی حکومت کو کہا کہ جو تیار گھر بچے ہیں، انھیں 'افورڈیبل رینٹل ہاؤسنگ کمپلیکس منصوبہ' کے تحت مہاجر اور غریبوں کو دیے جائیں۔ لیکن کیجریوال حکومت ان گھروں کو دہلی کی باز آبادکاری پالیسی 2015 کے تحت جھگی جھونپڑی کو دینے کی بات پر بضد رہی۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''یہ لڑائی اتنی بڑھ گئی کہ اس کے لیے بھی ایم او اے نہیں ہوا اور حالات جوں کے توں بنے رہے۔ بالآخر 18 ستمبر 2023 کو دہلی ہائی کورٹ نے ایک ہائی پاور کمیٹی بنائی اور یہ ہدایت دی کہ یہ فلیٹ جلد از جلد غریبوں کو دیے جائیں۔''

راہل گاندھی کو سپریم کورٹ سے راحت ہتک عزت معاملے میں عدالت کی کارروائی پر روک

نئی دہلی: 20/جنوری (ایجنسیز) لوک سبھا میں حزب مخالف کے رہنما راہل گاندھی کو سپریم کورٹ نے پیر کو بڑی راحت دے دی۔ عدالت نے ان کے خلاف دائر ہتک عزت معاملے میں نچلی عدالت کی کارروائی پر اگلے حکم تک عبوری روک لگا دی ہے۔ یہ معاملہ سال 2019 میں لوک سبھا انتخاب کے دوران چائبا سا میں راہل گاندھی کے ذریعہ بی جے پی رہنما امیت شاہ کو لے کر کیے گئے تبصرہ کا ہے۔ امیت شاہ کے خلاف تبصرہ کے لیے توہین عزت معاملہ منسوخ کرنے سے متعلق راہل گاندھی کی عرضی پر آج سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ اس سلسلے میں جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے راہل گاندھی کی اپیل پر جواب مانگتے ہوئے جھارکھنڈ حکومت اور بی جے پی رہنما کو نوٹس جاری کیا۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے آج ٹرائل کورٹ کی کارروائی پر روک لگا دی ہے۔ واضح ہو کہ بی جے پی رکن نوین جھا نے امیت شاہ کے خلاف تبصرہ کے لیے 2019 میں راہل گاندھی کے خلاف معاملہ درج کرایا تھا۔ راہل گاندھی نے مقدمہ ختم کرنے کے لیے جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی لیکن گزشتہ سال فروری میں دیے گئے حکم میں ہائی کورٹ نے مقدمہ کو خارج کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اس کے خلاف سپریم کورٹ پہنچے راہل گاندھی کی پیروی سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے کی۔ ابھیشیک منو سنگھوی نے جسٹس وکرم ناتھ اور سندیپ مہتا کی بنچ سے کہا کہ شکایت کنندہ معاملے میں براہ راست متاثر نہیں ہے۔ ایسے میں یہ مقدمہ نہیں چل سکتا۔

ممبئی سمیت مہاراشٹر کی میونسپل کارپوریشنوں کا الیکشن تنہا لڑانے کا سماج وادی کا فیصلہ: ابو عاصم

ممبئی: 20/جنوری (ایجنسیز) ممبئی سمیت مہاراشٹر کی میونسپل کارپوریشنوں کا الیکشن تنہا لڑانے کا سماج وادی پارٹی نے فیصلہ لیا ہے، اس کا اعلان پارٹی کے صدر ابو عاصم اعظمی نے کیا ہے۔ رکن اسمبلی اور ایس پی ریاستی سربراہ ابو عاصم اعظمی نے ورکروں کو الیکشن کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کی اور اعلان کیا کہ بی ایم سی اور ریاست میں کارپوریشنوں کا الیکشن سماج وادی پارٹی تنہا لڑے گی اور واضح کیا کہ کسی کی ٹکٹ ابھی تک طے نہیں ہے اور اس کا سروے پر فیصلہ منحصر ہے۔ ممبئی مہاراشٹر اور ممبئی میونسپل کارپوریشنوں کے الیکشن میں سماجوادی پارٹی تنہا اپنے بل بوتے پر انتخابی میدان میں اترے گی انہوں نے کہا کہ مہاوکاس اگھاڑی شیوسینا ادھو گروپ نے واضح کیا ہے کہ وہ تنہا الیکشن لڑیں گے، اس لئے سماجوادی پارٹی ممبئی میونسپل کارپوریشن میں تنہا الیکشن میں حصہ لے کر پوری طاقت کے ساتھ الیکشن لڑے گی انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں الیکشن سے قبل امیدواروں سے متعلق سروے کروایا جائے گا۔ اس میں اس کی خدمات اور امیج اور شبیہ کردار پر ٹکٹ دی جائے گی، ابھی کسی کا ٹکٹ کنفرم نہیں ہے پوری طاقت اور ایماندارانہ الیکشن لڑنے والے امیدواروں کی نشاندہی کے بعد ہی ٹکٹ دی جائے گی۔ اس قسم کا اعلان مہاراشٹر سماجوادی پارٹی رہنما ابو عاصم اعظمی نے ممبئی میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ مانخورد شیواجی نگر، بھیونڈی میں سماجوادی پارٹی مستحکم ہے یہاں سے سماجوادی پارٹی کے زائد کارپوریٹرس منتخب ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور کہا کہ مہاراشٹر بھر میں سماجوادی پارٹی کارکنان اور کارپوریٹرس الیکشن کے لئے تیاری کرے کیونکہ مارچ یا اس کے بعد کارپوریشنوں کا الیکشن متوقع ہے اس کے لئے تیاری ضروری ہے لیکن ٹکٹ کا فیصلہ سروے رپورٹ کے بعد ہی کیا جائے گا کسی کی ٹکٹ کنفرم نہیں ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ بنے امریکہ کے 47ویں صدر، جے ڈی وینس نے بھی نائب صدر عہدہ کا لیا حلف، توپوں سے دی گئی سلامی

دہرہ دون: 20/جنوری (ایجنسیز) پشکر سنگھ دھامی کابینہ نے پیر کے دن ریاستی سکریٹریٹ میں میٹنگ میں یکساں سیول کوڈ (یوسی سی) مینول کو منظوری دے دی۔ اسے لاگو کرنے کی تاریخ کا اعلان عنقریب ہوگا۔ کابینہ نے یوسی سی لاگو کرنے کے لئے حال میں تیار کردہ رولس میں جزوی ترمیم کے بعد مینول کو منظوری دے دی۔ ترمیمی رولس کا محکمہ قانون نے جائزہ لیا۔ میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات چیت میں چیف منسٹر دھامی نے زور دے کر کہا کہ ان کی حکومت اپنا انتخابی وعدہ پورا کرنے کی پابند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے 2022 کے الیکشن کے دوران اتراکھنڈ کی جنتا سے وعدہ کیا تھا کہ ہماری حکومت بنتے ہی یوسی سی لاگو کر دیا جائے گا۔ ہم یہ قانون لے آئے۔ مسودہ کمیٹی نے اسے ڈرافٹ کیا۔ اسے منظور کر لیا گیا۔ صدر جمہوریہ کی منظوری ملنے کے بعد یہ قانون بن گیا۔ عہدیداروں کی ٹریننگ بھی لگ بھگ مکمل ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ میں ملک میں یوسی سی لاگو کرنے والی پہلی ریاست بننا اہمیت کا حامل ہے۔ ہم نے آج مکمل تجزیہ کیا۔ اسے لاگو کرنے کی تاریخ کا اعلان عنقریب ہو جائے گا۔ یکساں سیول کوڈ 'شادی' طلاق' ورثہ' گود لینا اور نان ونفقہ جیسے معاملوں میں تمام مذہبی برادریوں کے لئے یکساں لیگل فریم ورک بنے گا۔ اس قانون کے دائرہ سے قبائلیوں کو باہر رکھا گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے حلالہ' عدت اور طلاق ممنوع قرار پائیں گے جو کہ مسلم پرسنل لا کا حصہ ہیں۔ یکساں سیول کوڈ کی 392 دفعات ہیں جو 7 شیڈول کے تحت ہیں۔ 4 جلدوں میں 750 صفحات کا تفصیلی ڈرافٹ موجود ہے۔ اسے جون 2022 میں بنی 5 رکنی ماہرین کمیٹی نے تیار کیا۔ کمیٹی کی سربراہ ریٹائرڈ جسٹس رنجنا پرکاش دیسائی تھیں۔ کمیٹی نے 2 فروری 2024 کو ریاستی حکومت کو مسودہ قانون سونپ دیا تھا۔

بابا صدیقی قتل معاملہ سرکاری وکیل نے پولیس کے عدم اعتماد کے سبب پیروی نہ کرنے کا فیصلہ کیا

ممبئی 20 جنوری (ایجنسیز) سابق وزیر بابا صدیق قتل کیس میں مقرر خصوصی پبلک پراسیکیوٹر ایڈوکیٹ شعیب میمن نے ممبئی پولیس پر تساہلی کا الزام لگاتے ہوئے کیس سے علیحدگی اختیار کر لی ہے، ایک وکیل نے پیر کو اس بات کی تصدیق کی۔ صدیقی کو 12 اکتوبر کو ممبئی کے مضافاتی علاقے میں ان کے دفتر کے قریب گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا، سٹی کرائم برانچ نے کل 26 ملزمان کو گرفتار کیا ہے، جن میں شوٹر، ہتھیار فراہم کرنے والے، فنانسرز، اور قاتلوں کو لاجسٹک مدد فراہم کرنے والے شامل ہیں، اور اس سے قبل جنوری میں سخت مکوکا قانون کے تحت چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ ایڈوکیٹ شعیب میمن نے ممبئی پولیس کی کرائم برانچ کو ایک خط لکھا ہے (خط کی کاپی یو این آئی کے پاس ہے)، جس میں کہا گیا ہے کہ ان کا مقدمہ سے دستبردار ہونے کا فیصلہ تفتیشی افسران کی طرف سے رابطے کی کمی اور چارج شیٹ داخل کرنے کے عمل سے متعلق خدشات کی وجہ سے ضروری تھا۔ ایڈوکیٹ شعیب میمن نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ''کسی بھی خط وکتابت یا کیس کی صورتحال کے بارے میں اپ ڈیٹس کی عدم موجودگی نے مجھے یہ یقین کرنے پر مجبور کیا ہے کہ میری تقرری کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا تھا۔'' ایڈوکیٹ شعیب میمن نے مزید کہا کہ ان کے پاس اس بات پر یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ اس معاملے میں دائر چارج شیٹ میں ملوث ماسٹر مائنڈز کے خلاف مناسب طریقے سے الزامات عائد نہیں کئے گئے ہیں۔ میمن نے الزام لگایا کہ میرے خدشات اس حقیقت سے بڑھ گئے ہیں کہ مجھے کیس سے متعلق کوئی دستاویزات فراہم نہیں کی گئیں، اور نہ ہی چارج شیٹ داخل کرنے کے لیے میری میری رائے مانی گئی اور نہ ہی اس پر غور کیا گیا۔'' ایڈوکیٹ میمن نے کئی ہائی پروفائل کیسز کو ہینڈل کیا ہے، جن میں مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (مکوکہ)، پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے)، اور فارن ایکسچینج کا تحفظ اور اسمگلنگ ایکٹیویٹیز ایکٹ (COFEPOSA) شامل ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ تفتیشی افسران نے ان سے مشورہ نہیں کیا اور نہ ہی ان کی قانونی مہارت کو پرکھا۔ ایڈوکیٹ میمن کی طرف سے ممبئی پولیس کو گزشتہ ہفتے لکھے گئے خط میں کہا گیا ہے، ''تعاون اور شفافیت کی کمی نے اپنے فرائض کو مؤثر طریقے سے ادا کرنے کی میری صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ میں اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر کے طور پر کام کرنے کے لیے اپنی رضامندی واپس لینے پر مجبور ہوں، کیونکہ میں اپنے ضمیر کے مطابق اس مقدمے کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

90 فلسطینی قیدی رہا

جدہ: اسرائیل نے 90 فلسطینی قیدی رہا کر دیئے پر ہیں۔ رملہ (مغربی کنارہ) اسرائیل نے پیر کی صبح 90 فلسطینی قیدی رہا کر دیئے۔ اس نے حماس کی قید سے آزاد ہو کر 3 اسرائیلی یرغمالیوں کے اپنے وطن لوٹنے کے چند گھنٹے بعد یہ اقدام کیا۔ قیدیوں کو لے کر سفید رنگ کی بڑی بسیں اسرائیلی جیل سے باہر نکلیں۔ یہ جیل مغربی کنارہ کے شہر رملہ کے باہر واقع ہے۔ آتشبازی ہوئی۔

غالب آسی کے شعری مجموعہ طرزِ بیاں کا اجراء و کامیاب کُل ہند مشاعرہ

ناندیڑ: 20 جنوری۔ معروف شاعر غالب آسی کے پہلے شعری مجموعہ طرز بیاں کا اجراء 18 جنوری کو شب آٹھ بجے نیو فیمس فنکشن ہال جس میں ناندیڑ کے ایم۔ پی۔ رویندر چوہان کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس یادگار تقریب رسم اجرائی تصویر میں دائیں سے ڈاکٹر ارشاد احمدؒ کاغالب آسیؒ واجد جاگیردارؒ مسعود احمد خان روندر چوہان عبدالستار فاروق احمد محمد ناصر اور محمد تقی مدیر اعلیٰ (ورق تازہ) دیکھے جا سکتے ہیں۔ تقریب تقریب کے بعد کامیاب کل ہند مشاعرے کا انعقاد میں۔ مشاعرے اور رسم اجرا میں بیرون شہروں کے مشہور معروف شعرا کے علاوہ ناندیڑ کے منتخب شعرا شرکت کرین گے۔

جانبدارانہ قانون پر راشد علوی کی تنقید

نئی دہلی: کانگریس قائد راشد علوی نے مجوزہ یکساں سیول کوڈ (یوسی سی) کے نفاذ پر مرکز اور حکومت اتراکھنڈ کو نشانہ ئ تنقید بنایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ قانون نہ صرف ایک مخصوص برادری سے بھید بھاؤ اور جانبداری برتتا ہے بلکہ وہ اقلیتوں کی نفی کرتا ہے۔ راشد علوی نے آئی اے این ایس سے بات چیت میں کہا کہ ایسے یکطرفہ فیصلوں سے صرف فرقہ وارانہ اور سماجی ہم آہنگی کمزور ہوتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سبھی فریقوں کی رائے لی جانی چاہئے۔ انہوں نے گوا کی مثال دی۔ گوا یکساں سیول کوڈ والی واحد ریاست ہے۔

2
روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
21 Jan. 2025

یادیں پلٹ پلٹ کر پیچھا کرتی ہیں

معز ہاشمی
۵۴-۲۷-۱/ معزز ریسیڈنسی،
منظور پورہ، اورنگ آباد-۴۳۱۰۰۱
9372696300

یہ سن ۱۹۷۲ کی بات ہے جب شہر خجستہ بنیاد اورنگ آباد میں فائیو اسٹار ہوٹلوں کی تعمیر ہو رہی تھی ایک تھی ''اجنٹہ ایمبیسڈر'' اور دوسری تھی ویل کم گروپ کی "راما انٹرنیشنل "بڑے پیمانے پر ان ہوٹلوں میں انٹرویوز ہو رہے تھے لمبی لمبی قطاروں میں نوجوان کھڑے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ ہم بھی کسی نہ کسی طرح اندر داخل ہوے اور کچھ ایسا ہوا کہ ہمارا انتخاب فرنٹ آفس ریسیپشن پر ہو گیا ہوٹل کا تعمیری کام جاری تھا صرف دس روم پہلی منزل پر تیار تھے جہاں پر ٹورسٹ قیام کر سکتی تھی ایسے ہی کچھ لوگ مدراس سے آئے چونکہ ریسٹورنٹ ابھی تعمیری مراحل میں تھا مدراس سے آئے ہوئے لوگوں نے دوسہ کی فرمائش کی لیکن دوسہ وہاں دستیاب نہیں تھا جبھی فرنٹ آفس مینیجر نے ہمیں کار سے گل منڈی بھیجا کہ جا کر میواڑ ہوٹل سے یا کامکشی ہوٹل سے دوسہ کا پارسل لا کر ان افراد کے کھانے کا انتظام کریں اس طرح ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ہم نے یہ اہم فریضہ انجام دیا۔ راما ہوٹل کو آنے جانے کے لئے ہمارے پاس لونا گاڑی تھی جالنہ روڈ سے آنا جانا تھا ایک دن'' آکاشوانی آل انڈیا ریڈیو '' کے بورڈ پر نظر پڑی جو ایک افتادہ زمین پر آویزاں تھا وہاں رک کر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ٹینوں کے شیڈ میں ایک شخص کو بیٹھے دیکھ کر قریب جا کر دریافت کیا تو اس نے اپنا نام دسرتھ ملازم تھا بتایا اور کہا وہ یہاں کے سیول کنسٹرکشن ونگ کا سیکشن انجینئر بصالت خانصاحب جو حیدرآباد سے تعلق رکھتے اور حال مقیم انگوری باغ میں رہائش پذیر ہے یہ مفید معلومات نے ھمارے لیئے" آکاشوانی "کے دروازے کھول دیئے۔ بصالت خان نے ھمیں تین روپے پچاسی پیسے ڈیلی ویجز پر ھمیں ملازمت پر رکھ لیا اس وقت تین روپے پچاسی پیسے لیٹر پیٹرول تھا بہر حال ہم نے اپنی ملازمت کا آغاز کر دیا پھر افتادہ زمین پر مارک آوٹ ہوا اور اس وقت کی وزیر اطلاعات ونشریات محترمہ نندنی ستپتی کے ہاتھوں سنگ بنیاد رکھا گیا اور پھر جنگی پیمانے پر تعمیری کام کا آغاز عمل میں آیا ایک مختصر عرصے میں بلڈنگ بن کر کھڑی ہو گئی دروازے کھڑکیاں اور اسٹڈیوز کا کام شروع ہو گیا ساتھ ہی انسٹالیشن کی مشنریز کی درآمد ممبئی اور دہلی سے شروع ہو گئی اور جناب بصالت خانصاحب نے ھمیں انسٹالیشن سیکشن کے ماتحت کام کرنے کے لئے انچارج انسٹالیشن جناب وشوناتھن صاحب کے حوالے کر دیا اب ہمیں سات روپئے ستر پیسے پر اس سیکشن میں کام کرنے کا موقع ملا ہمارا تعلق ساوتھ کے انجینئرز کے ساتھ ہو گیا جو اس شہر سے واقف نہیں تھے اس لئے ان لوگوں کی ہر چھوٹی بڑی ضرورت کے لئے ھمیں ان کی رہنمائی کرنی پڑتی۔ افتتاح کی تاریخ قریب آتی جا رہی تھی ہر چھوٹے بڑے پرزے ممبئی اور دہلی سے آ رہے تھے ایسے میں ٹرانسمیٹر کا ایک معمولی سا اسکریو وقت پر دستیاب نہیں ہوا اس لئے رات کے دو بجے وشوناتھن صاحب نے انجینئرز ہمارے گھر بھیجے کہ کسی طرح اس سائز کا اسکریو مہیا کریں رات دو بجے چوک میں پولیس چوکی کے عقب میں لقمان اینڈ سنز کی دکان کھلوائی اور انجینئرز کے ھمراہ اندر داخل ہوئے۔ انیس بیس کے فرق کے ساتھ اسکریو مل گیا جو ٹرانسمیٹر میں نصب کر دیا گیا۔ اسی دوران آکاشوانی کے استعمال میں آنے والی دو عدد ایمبیسڈر کالے رنگ کی کاریں خریدی گئی اسکی پاسنگ اور نمبر کی اصولیابی کے لئے ہمیں آر ٹی او آفس کے چکر کاٹنے پڑے جو نمبرات حاصل ہوئے وہ 31 اور 34 نمبر تھے جو نمبر پلیٹ پر ھم نے سفید آئیل پینٹ سے تحریر کیئے اسی طرح اسٹوڈیو کے دروازوں پر، لائبریری، ڈیوٹی آفس، اور لینگویجز جیسے مرہٹی، اردو اور میوزک کے پروگرام ایگزیکٹوز ساتھ ہی اسٹیشن ڈائریکٹر، اسسٹنٹ اسٹیشن ڈائریکٹر، اسٹیشن انجینئر کے دروازوں پر سفید کاغذ پر جلی حروفوں میں تحریر کر کے چسپاں کر دیئے۔ ٹرانسمیٹر کی تنصیب بخوبی انجام پائی اب اس کے آزمائش کا دور شروع ہوا ھمیں تین دنوں کے لئے ٹرانسمیٹر روم میں اس کے مختلف میٹروں کی ریڈنگ کا جان لیوا فریضہ انجام دینے کے لئے مقید کر دیا گیا جہاں کھانے پینے کی سہولت آسانی سے مہیا کی گئی ٹرانسمیٹر روم سے ملحق واش روم تھا اس طرح تن تنہا تین دنوں تک ہم نے ٹرانسمیٹر کے میٹروں کی ریڈنگ بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے ان تین دنوں کی کڑی مشقت آمیز قید سے رہائی نصیب ہوئی تو ھمیں ایک دوسرے جان لیوا فریضہ کے انجام دہی کے لئے ایک فریکوئنسی میٹر اور ایک عدد کار عنایت کر دی گئی اور حکم دیا گیا کہ پیٹھن کی طرف کوچ کریں اور ہر دس کلومیٹر پر نیچے اتر کر میٹر کو چیک کریں کہ فریکوئنسی (نیٹ ورک) کہاں تک اچھی طرح آ رہا ہے اور یہاں اسٹیشن پر سبھا لکشمی کا ایک ایل پی ریکارڈ بجا دیا گیا تھا جس سے آواز کی پہنچ تک ھماری فریکوئنسی کا جائزہ کا کام جاری تھا اسی طرح دوسرے دن جالنہ، تیسرے دن سلوڑ چوتھے دن کنڑ اور گنگاپور اس طرح ریڈیو اسٹیشن کی چاروں سمتوں میں ھم دوڑتے رہے اور فریکوئنسی کی اچھی کوالٹی کی رپورٹ پیش کر دی جیسے جیسے ریڈیو اسٹیشن کے افتتاح کے دن قریب آنے لگے اسٹیشن ڈائریکٹر کا ایک اور حکم ہوا کے اردو سروس کا ایک شیڈول بنایا جائے جس میں بورڈ ممبران جناب سکندر علی وجد صاحب کے علاوہ اسٹیشن ڈائریکٹر جناب جی آر مہشرام صاحب جو خود بھی بہت اچھی اردو جانتے تھے اور مرہٹی کے پروگرام ایگزیکٹو جناب ڈی سی کامبلے صاحب کے ساتھ ھمیں بھی شامل کیا گیا تمام لوگوں کی رائے سے بنا اردو پروگرام کا شیڈول آج تک یعنی ریڈیو اسٹیشن کے رہنے تک عمل میں لایا گیا اسی دوران ڈرامہ آرٹسٹ کا آڈیشن ٹیسٹ ہوا جس میں ھم نے کامیابی حاصل کی آج بھی ڈرامہ آرٹسٹ رجسٹر میں ھمارا نام سرفہرست ہے اس آڈیشن ٹیسٹ کے لئے آکاشوانی پونے، آکاشوانی جلگاوں اور آل انڈیا ریڈیو ممبئی سے ڈرامہ ڈپارٹمنٹ کے لوگ آئے تھے اس پینل میں بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے ڈرامہ ڈپارٹمنٹ کے ایچ اوڈی جناب لکشمن دیشپانڈے صاحب کی رہنمائی بھی حاصل تھی۔ ان تمام مرحلوں سے گزرنے کے بعد پھر ایک نیا حکم صادر ہوا کے اردو کے ایک ہفتے کے پروگرام شیڈول کے تحت ریکارڈ کر لیں اس طرح ھم نے یہ بھی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔

سب رنگ:

۱۹ ستمبر ۱۹۷۶ کو آل انڈیا ریڈیو، اورنگ آباد پر بھنی کا افتتاح عمل میں آیا۔ اور دوسرے دن یعنی ۲۰ ستمبر ۱۹۷۶ء کو اس کی نشریات کا باقاعدہ آغاز ہوا پہلے آل انڈیا ریڈیو کی سگنیچر ٹون بجی اس کے بعد بھجن کا ریکارڈ بجایا گیا چند لمحات کے بعد مرہٹی زبان میں ریڈیو اسٹیشن پر ایک معلوماتی فیچر نشر ہوا۔ سات بجکر ۳۰ منٹ اردو پروگرام کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ طئے شدہ وقت پر اردو کی نشریات کا آغاز ہوا مجھے فخر ہے۔ کہ میری آواز سے اردو پروگرام ''گلستان'' نے پہلی بار شہر اورنگ آباد کی فضاء میں آل انڈیا ریڈیو نے سامعین سے اپنا تعارف کروایا۔ اردو نشریات کے آغاز میں اس پروگرام کا نام گلستان تھا جو بعد میں ''سب رنگ'' کے نام سے جانا جانے لگا۔ چونکہ آل انڈیا ریڈیو کی شروعات میں ہی سے میں نے اس میں اپنی موجودگی درج کروادی تھی عمارت تعمیری مراحل سے لیکر مشنری کی تنصیب تک میں نے اپنا کردار بخوبی نبھایا۔ اردو پروگرام کی تشکیل میں محترم سکندر علی وجد صاحب آل انڈیا ریڈیو کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب بروا صاحب اسٹیشن ڈائریکٹر جناب مہشرام صاحب اور میں نے ایک مستقل شیڈول کی تیاری انجام دی جو اللہ کے فضل وکرم سے آج تک بردے کار لاے جا رہی ہے۔ اردو نشریات کو اچھے سے اچھا بتانے اور سامعین کو اپنی جانب راغب کرنے کے لئے اردو کے نامور شعراء ادیبوں اور اسکول کے ننھے منوں کے لئے بہتر سے بہتر کرنے میں ان کی مدد لی گئی، شروعات میں جیسا کہ ایک پروگرام کے لئے طے شدہ شاعر ادیب اور مدرسوں کو کانٹریکٹ ایک معقول معاوضہ کے ساتھ دیا جاتا ہے اس کی ترسیل کی بھی ذمہ داری بڑی خوبی کے ساتھ ہم نے انجام دی، منتخبہ وقت پر صاحب موصوف کی ریکارڈنگ کی ذمہ داری بھی ہم نے خوش اسلوبی سے سنبھالی، آل انڈیا ریڈیو کے افتتاح سے ایک دن قبل پروگرام ایکزیکیٹیو کی حیثیت سے جناب کبیر صاحب تشریف لائے اس سے قبل اسٹیشن ڈائریکٹر مہشرام صاحب کے کہنے پر ہم نے تقریباً ایک ہفتہ کے پروگرام کو ریکارڈ کر لیا تھا جس میں ایک مشاعرہ اورنگ آباد کے نامور شعراء جناب قاضی سلیم بشر نواز جناب اختر الزماں خان ناصر اور جے پی سعید صاحب کے کلام کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ ریکارڈ کر لیا، اس کے علاوہ ایک اسکولی طلباء وطالبات کو لیکر ایک پروگرام ریکارڈ کیا اور چند ایک تقاریر شہر کے علمی ادبی شخصیات کے ساتھ ریکارڈ کیا۔ ان تمام پروگرامس کی ریکارڈنگ نئے آنے والے پروگرام ایکزیکیٹیو جناب کبیر صاحب کو ان کی عارضی رہائش گاہ ''پیلیس ہوٹل''، مستصل لکّی ہوٹل میں جا کر اطلاعاً ان کے مشاہدے میں لائی جس پر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا آپ نے تیار کر لی ہے تو ٹھیک ہی ہوگی، اس پر ہم نے ان کے گوش گزار کی کہ نہیں جناب ریڈیو ریکارڈنگ کے کچھ قوانین ہوتے ہیں آپ ایک دفعہ انھیں سن لیجئے انہوں نے اس بات کو نظر انداز کر دیا اور کہا آپ انھیں نشر کر دیجئے، اس پر ہم نے چپی سادھ لی اور ریکارڈ کئے پروگرام کو سلسلہ وار نشر کر دیا۔ تیسرے ہی دن ہم نے ایک ریکارڈ کو جو مخلوط تعلیم پر ایک معزز پروفیسر ایک جامع تقریر پر مبنی تھا اسے نشر کر دیا اس پر شہر میں ایک وبال مچ گیا وہ تو اللہ مغفرت فرمائے جناب یوسف عثمانی صاحب کو انہوں نے بروقت ریڈیو اسٹیشن آ کر ہمارے علم میں یہ بات لائی ہم نے فوراً کبیر صاحب سے رابطہ قائم کیا اور انھیں سارے واقعہ سے روشناس کیا بھرا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا یہ آپ کی ذمہ داری ہے اس واقعہ کی اطلاع ہم نے اسٹیشن ڈایریکٹر مہشرام صاحب کے علم میں لائی واقعہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے انہوں نے ہمارے تحفظ کے لئے اسٹیشن ہی میں قیام کو مناسب خیال کیا اور فوراً پولیس کا بندوبست ریڈیو اسٹیشن میں تعینسات کروا دیا۔ ڈر کے مارے ہماری جان نکلی جا رہی تھی اس پر انہوں نے کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ ریڈیائی کی نشریات کے قوانین سے نابلد ہے میں سارے معاملے کو سنبھال لونگا۔ بہر حال شروعات ہی ہماری جدو جہد اور ڈر کے ماحول میں ہوئی، اس کے بعد کے پروگرامس کے اسکرپٹس پر جناب کبیر صاحب کی رضا مندی لے کر ہی ریکارڈ کیئے۔ ''دیوان خانہ'' اردو پروگرامس میں بدھ کے دن نشر ہونے والے خاکہ میں میاں بیوی اور ایک دوست کی نوک جھونک مزاحیہ انداز میں پیش کی جانے لگی بعد میں اس کا نام'' باتوں باتوں'' میں تبدیل ہو گیا۔ چونکہ ڈرامہ آرٹسٹس میں ہم پہلے نمبر پر منتخب ہوئے تھے اس لئے ایک کراد میں ہم بھی شامل ہوتے پہلے اناؤنسر کی حیثیت سے ہم نے اپنے کام کا آغاز کیا مسلسل ایک مہینے تک ہماری آواز سامعین کے گوش گذار ہوتی رہی اس کے فوری بعد ڈائریکٹر مہشرام صاحب نے کسی لیڈی اناؤنسر کے لئے کہا تب ہم نے محترمہ رعنا حیدری سے ربط قائم کیا اور انھیں اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ لیڈی اناؤنسر کے فریضہ کو انجام دیں مگر مشکل در پیش آئی کہ محترمہ لیڈیز کالج میں لیکچرار کے عہدے پر اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں، اس کا یہ سولیشن نکالا گیا وہ صرف اپنی آواز میں پروگرام نشر کرینگی، باقی کے دیگر امور یعنی ریکارڈنگ اس کی سٹینگ اور ڈیوٹی آفیسر تک اسے پہنچانے کی تمام تر ذمہ داری ہمیں انجام دینی ہوگی اس طرح پندرہ دن وہ نشریات کا شعبہ سنبھالتی اور پندرہ دن ہم اس فرض کو نبھاتے۔ لیڈیز وائس کے لئے ڈرامہ ڈپارٹمنٹ کے روح رواں ڈاکٹر لکشمن دلیشا پانڈے کے مشورے سے شریمتی انو یہ دلوی، سجاتا کانگو، سریتا فلکرنی اور سنیتا روی کو اس پروگرام میں شرکت کرنے کا کانٹریکٹ دیا جو انھوں نے بخوشی قبول کیا کی اس طرح لیڈیز وائس کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ مردانہ آواز کے لئے لطیف قریشی، خالد سیف الدین اور نور الحسنین صاحب جو بعد میں مستقل اردو اناؤنسر کی پوسٹ پر رجوع بکار ہو گئے تھے نے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے، ''دیوان خانہ'' کی شروعاتی اسکرپٹس ہم نے تحریر کئے تھے بعد میں اس میں شہر کے دیگر ادبی شخصیات نے شمولیت اختیار کر لی تھی، خود نور الحسنین نے ریڈیائی اسکرپٹس لکھی جو'' باتوں باتوں'' کی کامیابی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں، سب رنگ سامعین کا پسندیدہ پروگرام ہے جو آج بھی اسی طرح سنا جاتا ہے، روز اول سے کبیر صاحب کی ناراضگی ان کے یہاں سے جانے تک برقرار رہی ان حالات میں اردو سکیشن سے ہماری دلچسپی ختم ہو گئی اس واقعہ کی اطلاع ڈائریکٹر مہشرام صاحب کو ہوئی تو انہوں نے ہمیں مسوزک سکشن منتقل کر دیا جہاں پر ہم نے تقریباً ۷ ہزار ریکارڈس کا اندراج ۱۴ رجسٹر میں کی جو آج تک ڈیوٹی روم میں موجود ہیں۔ نور الحسنین نے ''باتوں باتوں'' میں جو مختلف کرداروں کی صداکاری کی وہ اپنے اند ایک محیر العقل کارنامہ ہیں۔ اسی وجہ سے ''باتوں باتوں'' کا سلسلہ سامعین کو باندھے رکھنے میں ایک کامیاب کارنامہ ہیں۔ نور الحسنین کی صداکاری کا سب رنگ کی کامیابی میں بڑا ہاتھ ہیں، جب تک سب رنگ کی باگ ڈور نور الحسنین کے ہاتھوں میں رہی وہ پرگرام کی کامیابی کی ضمانت رہی، لطیف قریشی، نور الحسنین اور خالد سیف الدین کے ساتھ میں نے بھی کئی ڈراموں میں اپنی صداکاری کے جوہر دکھائے۔ میرے تحریر کردہ ڈرامہ ''کھنڈر'' کو مندرجہ بالا صداکاروں نے کو ایک تو تعمیری تاریخی عمارت میں تبدیل کر دیا۔ قصہ طویل ہے زندگی باقی تو آل انڈیا ریڈیو کی تعمیر سے لے کر اس کی نشریات تک پھر کبھی تحریر میں لاؤنگا۔ وقت کے ساتھ ساتھ، ریڈیو پروگرام ''سب رنگ'' ہر گھر کی صبح کی ایک خوبصورت روایت بن گیا تھا۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم تھا جہاں ہر عمر کے سامعین کی دلچسپی اور ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے پروگرام تیار کیے جاتے تھے۔ سب رنگ کی خاص بات یہ تھی کہ اس نے ادب، معلومات، اور تفریح کو ایک ہی چھت تلے سمیٹ رکھا تھا۔ اردو کے مشہور شعراء نے "بزمِ سخن "کے تحت اپنے کلام پیش کیے، جبکہ" کاروانِ نوجوان "نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بن گیا۔ بچوں کے لیے" کھلتی کلیاں "ایک خوابناک دنیا جیسا پروگرام تھا، اور بزرگوں کے لیے" تجربہ کے خزانے "نے ان کی زندگی کے تجربات کو نئی نسل تک پہنچایا۔ "سائنس نامہ "نے لوگوں کو جدید سائنسی معلومات فراہم کیں، اور" باتوں باتوں میں "نے طنز و مزاح کے ذریعے سماجی شعور کو اجاگر کیا۔ کھیل کے شائقین کے لیے" کھیل نامہ "اور صحت کے بارے میں معلومات کے لیے" ہیلو ڈاکٹر "سامعین کی زندگی کا حصہ بن گئے۔ سب رنگ صرف ایک ریڈیو پروگرام نہیں تھا، بلکہ ایک ایسا آئینہ تھا جس میں ہر فرد کو اپنی دلچسپیوں کا عکس نظر آتا تھا۔ آکاشوانی اورنگ آباد کے اسٹوڈیو میں لوگ بدلتے رہے، مگر سب رنگ کے سامعین کی محبت ہمیشہ برقرار رہی۔ لیکن پھر وہ دن آیا جب ۳۰ جولائی ۲۰۲۲ کو مرکزی حکومت کی ہدایات پر، سب رنگ کی آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی۔ ایک ایسا ریڈیو پروگرام، جس نے نسلوں کے دلوں پر راج کیا، اچانک بند ہو گیا۔ اس خبر نے سامعین کے دل توڑ دیے۔ ہر طرف سناٹا چھا گیا، اور لوگ اس سوچ میں ڈوب گئے کہ کیسے وہ آواز، جو کبھی ان کی صبحوں کا حصہ تھی، اب گزرے وقت کی یاد بن کر رہ گئی۔ ب رنگ کی بندش کے بعد، سامعین کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی صبحوں کی روشنی چھن گئی ہو۔ وہ آواز، جو ۴۶ سال تک ان کے دلوں کو گرماتی رہی، اچانک خاموش ہو گئی۔ یہ اختتام ایک کہانی کا اختتام نہیں، بلکہ اس کی شاندار میراث کا آغاز ہے۔ سب رنگ نے جو محبت اور یادیں چھوڑی ہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ یہ پروگرام صرف ایک ریڈیو شو نہیں تھا، بلکہ زندگی کے ہر رنگ کو سمیٹنے والا ایک ایسا پلیٹ فارم تھا، جس نے ہر دل کو چھوا۔ ۳۰ جولائی کی صبح پروگرام کے اناونسر محمد رفیق تھے پروگرام کے اختتام کے بعد وہ حسب روایت پلے بیک اسٹوڈو سے پروگرام ایگزیکٹو جاوید خان کے کیبن میں گئے تو انہیں اندازہ نہیں تھا کہ ۴۶ سالوں سے چل رہی دھڑکن کی وہ آخری سانس کے گواہ بن جائینگے، سب رنگ ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہے گا اور اس کی آواز لاکھوں دلوں میں گونجتی رہینگی جو کبھی اس کے سامع رہے تھے۔

دلی کی سیاسی کشمکش۔۔۔

تحریر: شیخ محمد تنویر
پی جی اسکالر: دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی، ملاپورم، کیرالا

ملک کی راجدھانی دلی ایک منفرد سیاسی قلعہ ہے جو بھارتی سیاست کی پیچیدگیوں کا آئینہ دار ہے۔ یہ وہ قلعہ ہے جس کو انتخابی طور پر فتح کرنا نریندر مودی کے لیے ایک خواب ہی رہا ہے۔ حتیٰ کہ 2014 کے عام انتخابات میں، جب مودی کی قیادت اور شخصیت کو پورے ملک میں ایک تبدیلی کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا، اور'' اب کی بار مودی سرکار'' کا نعرہ ہر گلی کوچے میں گونج رہا تھا، تب بھی دلی نے ان کی جماعت کو اپنی سرزمین پر قدم جمانے کا موقع نہ دیا۔ دلی کی یہ مزاحمت بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے ایک نہ ختم ہونے والی سیاسی گتھی بن چکی ہے۔ مغربی بنگال کی طرح دلی بھی ان چند علاقوں میں شامل ہے جہاں نریندر مودی اور ان کی جماعت کو بار بار شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ دلی کا سیاسی منظر نامہ زعفرانی سیاست دانوں اور پالیسی سازوں کے لیے ایک معمہ بن گیا ہے جسے جتنی بار سلجھانے کی کوشش کی جاتی ہے، یہ اتنا ہی الجھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ دلی کے عوامی مسائل اور جذبات کو سمجھنے میں اروند کجریوال نے اپنی منفرد حکمت عملی کے ذریعے نریندر مودی کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ کم از کم دلی کی سیاست میں یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ کجریوال کی حکمت عملی اور عوام سے جڑنے کی صلاحیت نے انہیں ایک مضبوط مقامی لیڈر کے طور پر اُبھارا ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ کجریوال نے دلی میں ایک ایسی سیاسی حکمت عملی اپنائی ہے جو مودی کی مقبولیت کے اثر کو زائل کرنے میں کامیاب رہی۔ دلی کی سیاست میں یہ منفرد پہلو اس بات کا ثبوت ہے کہ محض قومی سطح کی مقبولیت کسی لیڈر یا جماعت کے لیے مقامی سیاست میں کامیابی کی ضمانت نہیں بن سکتی۔ دلی کے عوام کے مسائل، ان کی ترجیحات، اور ان کے سیاسی رجحانات کو سمجھنا اور ان کے مطابق حکمت عملی اپنانا ایک لازمی امر ہے، اور یہی وہ میدان ہے جہاں کجریوال نے مودی کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اروند کجریوال کی دلی میں سیاسی کامیابی کی ایک بڑی وجہ ان کی زندگی کا وہ سفر ہے جو سیاست کے میدان میں قدم رکھنے سے قبل انہوں نے طے کیا۔ ان کی شخصیت ایک عام انسان کی مانند تھی، جو بیوروکریسی کے گمشدہ فائلوں میں یا سماجی خدمت کے میدان میں سرگرم نظر آتی تھی۔ اس کے برعکس، نریندر مودی ایک تجربہ کار سیاستدان تھے، جو گجرات جیسے اہم ریاست کے وزیر اعلیٰ کے طور پر تقریباً پندرہ برس تک خدمات انجام دے چکے تھے۔ ان کے پاس سنگھ اور بی جے پی کا مضبوط نیٹ ورک بھی تھا، جو ان کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا تھا۔ مودی کی قیادت نے شمالی ہندوستان کے وسیع علاقوں کو متاثر کیا، لیکن دلی کی سرزمین پر وہی اثر کیوں نہیں دکھا؟ اس سوال کا جواب دلی کی منفرد سیاسی اور سماجی ساخت میں پوشیدہ ہے۔ دلی ایک ایسا شہر ہے جہاں ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے تعلیم یافتہ اور باشعور افراد بستے ہیں۔ یہ لوگ بہتر مستقبل کی جستجو میں ہوتے ہیں، اور ان کے لیے کسی بھی سیاسی رہنما کی شبیہ نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ اروند کجریوال کی شبیہ ایک عام آدمی کی تھی جو ان کے مسائل کو سمجھتا تھا اور ان کے حل کے لیے عملی طور پر کام کرنے کا عزم رکھتا تھا۔ دلی کے عوام، جو زیادہ تعلیم یافتہ نہ بھی ہوں، پرامن ماحول اور بنیادی سہولیات کے خواہاں ضرور ہیں۔ عام آدمی پارٹی نے ان تمناؤں کو سمجھا اور بہت واضح انداز میں ان کے پورا ہونے کا یقین دلایا۔ اس کے برعکس، نریندر مودی اور بی جے پی کی جانب سے اس نوعیت کی یقین دہانی یا عوامی مسائل کی اتنی واضح تفہیم کا فقدان نظر آیا۔ کجریوال کی سب سے بڑی طاقت یہ تھی کہ ان کی جماعت کے پاس ماضی کا کوئی سیاسی بوجھ نہیں تھا۔ عام آدمی پارٹی کی شروعات ایک نئے عہد کے وعدے کے ساتھ ہوئی، جس نے دلی کے عوام کو متاثر کیا۔ عوام نے محسوس کیا کہ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ان کے لیے ایک صاف ستھری سیاست کا نمونہ پیش کر سکتی ہے۔ یہی اعتماد اور یقین وہ عوامل تھے جنہوں نے دلی کے عوام کو کجریوال کے ساتھ کھڑے ہونے پر مجبور کیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کا نظریہ، جو کہ تشدد پسندی، تقسیم، اور نفرت کے اصولوں پر مبنی سمجھا جاتا ہے، دلی کے باشعور عوام کے لیے ناقابل قبول رہا ہے۔ دلی کے لوگ ایک پرامن اور ہم آہنگ ماحول چاہتے ہیں، جہاں مختلف طبقات ایک ساتھ خوشحالی کے ساتھ رہ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ نریندر مودی کی شمالی ہندوستان میں مقبولیت کے باوجود دلی کے عوام نے انہیں مسترد کیا۔ یہ عوامی فیصلہ 2020 کے فرقہ وارانہ فسادات کے دوران بالکل درست ثابت ہوا، جب بھارتیہ جنتا پارٹی نے دلی کے پرامن ماحول کو شدید نقصان پہنچایا۔ ان فسادات میں شمال مشرقی دلی بری طرح متاثر ہوئی، اور مرکزی حکومت کی زیرِ کنٹرول پولیس کا رویہ انتہائی جانبدارانہ اور غیر پیشہ ورانہ رہا۔ مسلمانوں کے ساتھ کیے گئے ناروا سلوک نے پولیس کے کردار پر سنگین سوالات کھڑے کیے۔ ان واقعات نے یہ واضح کر دیا کہ دلی کے لوگ بھارتیہ جنتا پارٹی کے نظریے کو اپنے معاشرتی ڈھانچے پر غالب نہیں ہونے دینا چاہتے۔ دوسری طرف، اروند کجریوال کی قیادت سے دلی کی مسلم اقلیت کو جو امیدیں تھیں، وہ بھی پوری طرح پوری نہیں ہوئیں۔ کجریوال نے شاہین باغ تحریک، کورونا کے دوران مسلمانوں کے مسائل، اور دلی فسادات جیسے اہم مواقع پر وہ مضبوط مؤقف اختیار نہیں کیا جس کی ان سے توقع تھی۔ یہ رویہ مسلمانوں کے دل میں یہ تاثر پیدا کرنے کا باعث بنا کہ ان کے اہم مسائل پر عام آدمی پارٹی بھی سنجیدہ نہیں ہے۔ یہ صورت حال دلی کے عوام کے لیے ایک واضح پیغام تھی کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے نظریات کے تسلط کو روکنے کے لیے انہیں اپنی سیاسی ترجیحات میں محتاط رہنا ہوگا۔ دلی کے عوام نے جس سمجھداری کا مظاہرہ کیا، وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں کے لوگ نہ صرف اپنے حق کے لیے کھڑے ہوتے ہیں بلکہ سیاسی جماعتوں کے نظریات اور کردار کو گہرائی سے پرکھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ دلی کے فسادات کے اصل ذمہ دار بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کے نظریے کے حامل افراد ہی سمجھے جاتے ہیں، جنہوں نے فرقہ واریت کو ہوا دے کر سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ دلی کے اسمبلی انتخابات میں بھی بی جے پی نے یہی حکمت عملی اپنائی، جہاں اروند کجریوال کے مقابلے میں نریندر مودی کو مرکزی شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا۔ اگر عام آدمی پارٹی کے پوسٹروں پر کجریوال کی صاف شبیہ نمایاں تھی، تو بی جے پی نے مودی کی تصاویر کے ذریعے عوام کو اپنی جانب راغب کرنے کی کوشش کی۔ الیکشن کا یہ دور منفرد اس لیے بھی ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے کجریوال کی صاف ستھری اور بدعنوانی سے پاک امیج کو داغدار کرنے کے لیے کئی الزامات لگائے ہیں۔ ان الزامات کے تحت کجریوال کو جیل بھیجا گیا، اور ان کی سرکاری رہائش گاہ کو ایک متنازع مسئلہ بنا کر پیش کیا گیا۔ بی جے پی نے اس بیانیے کو آگے بڑھاتے ہوئے عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ کجریوال، جو خود کو عام انسانوں کا نمائندہ کہتے ہیں، دراصل ایک ''شیش محل'' میں رہ کر پرتعیش زندگی گزارتے ہیں۔ عام آدمی پارٹی نے ان الزامات کا بھرپور جواب دیا اور بی جے پی کی قیادت کو ان کے اپنے طرزِ زندگی پر گھیرنے کی کوشش کی۔ کجریوال کی جماعت نے مودی کو ایک ایسے لیڈر کے طور پر پیش کیا جو خود کو'' چائے والا'' کہہ کر عام آدمی کی نمائندگی کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ ایک راجا کی طرح ''راج محل'' میں رہتے ہیں۔ عام آدمی پارٹی نے یہ موقف اختیار کیا کہ مودی عوامی مسائل سے بے خبر ہیں اور ان کی زندگی کا طرز عام جمہوری رہنماؤں سے زیادہ ایک بادشاہ کی طرح ہے۔ یہ بیانیہ دلی کے عوام کے لیے ایک اہم موڑ تھا، کیونکہ اس نے دونوں جماعتوں کے نظریات اور قیادت کے کردار کو عوامی بحث کا مرکز بنایا۔ کجریوال اور مودی کے درمیان یہ تقابل دلی کے عوام کو اس بات کا موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ نہ صرف لیڈروں کے وعدوں بلکہ ان کی اصل شبیہ اور طرزِ عمل کا بھی جائزہ لیں، جو ان کی روزمرہ زندگی اور مسائل پر براہ راست اثر ڈال سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دلی کے عوام کے لیے موجودہ سیاسی صورت حال میں نہ صرف مسائل کے حل کی امید بنیادی اہمیت رکھتی ہے بلکہ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ کون سی جماعت ان مسائل کے حل کے لیے بہتر طور پر تیار ہے۔ دلی میں فضائی آلودگی کا مسئلہ اس قدر سنگین ہو چکا ہے کہ یہاں کے لوگوں کی اوسط عمر متاثر ہو رہی ہے۔ تعلیم، صحت، اور روزگار جیسے اہم مسائل ابھی بھی جوں کے توں ہیں، اور ان پر سیاست کرنے کے بجائے عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ اگر بھارتیہ جنتا پارٹی دلی کے مسائل کو لے کر عام آدمی پارٹی کو گھیرنے کی کوشش کرے گی، تو یہ خود اس کے لیے ایک مشکل امتحان ہوگا۔ ملک گیر سطح پر بی جے پی کی پالیسیوں نے روزگار، صحت، اور تعلیم کے شعبوں میں جو سنگین چیلنجز پیدا کیے ہیں، ان سے دلی بھی متاثر ہوئی ہے۔ ان مسائل کی وجہ سے دلی کے عوام کے سوالات زیادہ تر بی جے پی کی طرف ہی ہوں گے، اور ان کے پاس ان سوالات کا کوئی تسلی بخش جواب نظر نہیں آتا۔ اروند کجریوال کی قیادت میں عام آدمی پارٹی نے دلی میں کئی اہم فلا

روزنامہ
ورقِ تازہ
3
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
21 Jan. 2025

بدلاپور جنسی زیادتی معاملہ: پولیس کی حراست میں ملزم کی موت پر

بمبئی ہائی کورٹ کا پانچ پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر کا حکم

تھانے: 20/جنوری (آفتاب شیخ) بمبئی ہائی کورٹ نے بدلاپور جنسی زیادتی معاملہ کے ملزم اکشے شندے کی پولیس حراست میں مبینہ طور پر ہوئی موت پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں اور پانچ پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم مجسٹریٹ کی تحقیقات کی رپورٹ کے بعد آیا ہے، جس میں پولیس کی کارروائی کو غیر ضروری اور غلط قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی کہ پانچ پولیس اہلکار، جن میں سینئر پولیس انسپکٹر سنجے شندے (تھانے کرائم برانچ)، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر نیلیش مورے، ہیڈ کانسٹیبل ابھیجیت مورے اور ہریش تاوے، اور ایک پولیس ڈرائیور شامل ہیں، ملزم کی موت کے ذمہ دار ہیں۔ تحقیقات میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ پولیس نے طاقت کا استعمال بلا جواز کیا اور ملزم کی حالت کے پیش نظر پولیس اہلکاروں کو اس صورتحال کو قابو پانے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں تھا۔ مزید برآں، فارنسک رپورٹ کے مطابق ملزم کے ہاتھوں پر اس پستول کے کوئی نشان نہیں پائے گئے جس کا دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ اس سے فائرنگ کر رہا تھا۔ پولیس کا دعویٰ تھا کہ 23 ستمبر 2024 کو اکشے شندے نے ہتھکڑی سے ایک ہاتھ آزاد کر کے پولیس کی سروس پستول چھین لیا اور تین گولیاں چلائیں جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہلکار زخمی ہوگیا، اور پھر پولیس نے اپنی حفاظت کے لیے فائرنگ کی جس سے اکشے شندے کی موت ہو گئی۔ تاہم، ہائی کورٹ نے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے اسے اینکاؤنٹر نہیں مانا اور کہا کہ یہ واقعہ ٹالا جاسکتا تھا۔ ہائی کورٹ نے اس کیس کی تحقیقات ریاستی کرائم انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (CID) کو سونپنے کا حکم دیا اور ریاستی حکومت سے یہ بھی پوچھا کہ اس معاملے کی تحقیقات کون کرے گا۔ عدالت نے اسکولوں میں بچوں کی حفاظت کے حوالے سے بھی تشویش کا اظہار کیا اور ریاستی حکومت کو بچوں کی حفاظت کے لیے قائم کردہ ماہرین کی کمیٹی کی رپورٹ 31 جنوری تک پیش کرنے کا حکم دیا۔ اس کیس کی اگلی سماعت 5 فروری کو ہو گی۔ یہ واقعہ نہ صرف پولیس کی جوابدہی پر سوالات اٹھاتا ہے بلکہ حراست میں موت کے معاملات میں شفافیت اور انصاف کی ضرورت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ بمبئی ہائی کورٹ کا یہ حکم اس سمت میں ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے، جو قانون کی حکمرانی اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اہم ثابت ہوسکتا ہے۔

اساتذہ طلبہ میں سائنسی تحقیق اور تخلیقی سوچ کو پروان چڑھائیں اور انہیں مستقبل کا سائنسداں بنانے میں اپنا کلیدی رول ادا کریں: پدم شری ڈاکٹر ظہیر قاضی

تعلیم کے میدان میں ایک انقلابی قدم: آئیٹا مہاراشٹر کا انوویٹیو ایجوکیٹر ورکشاپ شاندار کامیابی سے ہمکنار

ممبئی: 18/جنوری (محمد نعیم شیخ) آئیٹا مہاراشٹر کے زیر اہتمام انوویٹیو ایجوکیٹر ورکشاپ، جو انجمن اسلام کے تعاون سے منعقد کیا گیا، اساتذہ کو طلبہ کو عالمی سطح کے سائنس فیئرز کے لیے تیار کرنے کا ایک شاندار موقع فراہم کیا۔ یہ ایک روزہ ورکشاپ دو سیشنز میں ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک اور ۲ بجے سے ۵ تک انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول، ممبئی میں منعقد کیا گیا، جس میں ریاست بھر سے 260 اساتذہ نے جوش و خروش سے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت پدم شری ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی، صدر انجمن اسلام نے کی، جنہوں نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے اردو میڈیم کے اساتذہ اور طلبہ کے کردار کی تعریف کی۔ اپنے ولولہ انگیز خطاب میں انہوں نے اٹل ٹنکرنگ لیبز کی اہمیت پر روشنی ڈالی، خاص طور پر نئی تعلیمی پالیسی (NEP) کے تناظر میں، اور اساتذہ پر زور دیا کہ وہ طلبہ میں سائنسی تحقیق اور تخلیقی سوچ کو پروان چڑھائیں، خصوصاً ابتدائی سطح پر۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انجمن کے اسکول قومی سطح کے سائنسی ایونٹ میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں، جن میں سلور میڈل بھی شامل ہے۔

ورکشاپ کی نمایاں خصوصیات

ورکشاپ کی قیادت معروف سائنسی تعلیم کے ماہر عبداللہ جاوید نے کی، جنہوں نے دو تین گھنٹے کے سیشنز میں اساتذہ کو تحقیق پر مبنی پروجیکٹس کے لیے عملی رہنمائی فراہم کی۔ انہوں نے سائنس فیئرز اور نمائش کے فرق کو واضح کرتے ہوئے تحقیق پر مبنی تعلیم کے فوائد پر زور دیا اور بتایا کہ یہ طلبہ کے لیے طویل مدتی بنیادوں پر کس طرح فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ پریزنٹیشنز اور سوال و جواب کے ذریعے انہوں نے اساتذہ کی رہنمائی کی اور سائنسی سوچ اور تجزیاتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے عملی طریقے پیش کیے۔ اساتذہ نے ورکشاپ کے مواد کو گہرائی اور افادیت کے لحاظ سے بے حد سراہا، اور آئندہ ایسی ورکشاپس کے لیے طویل دورانیے کی تجویز پیش کی تاکہ موضوعات کو مزید تفصیل سے سمجھا جاسکے۔

انجمن اسلام: تعلیم میں روشنی کا مینار

ورکشاپ کی کامیابی میں انجمن اسلام اور اس کی بصیرت افروز قیادت کا کردار نہایت اہم رہا۔ پدم شری ڈاکٹر ظہیر قاضی (صدر انجمن اسلام گروپ آف اسکولز)، شمع تاراپوروالا، (ڈائریکٹر آف ایجوکیشن)، نے پروگرام کی ترتیب و تنظیم میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے ورکشاپ کے لیے تکنیکی مسائل کو حل کیا اور اٹل لیبز کو اس قابل بنایا کہ یہ شرکاء کے لیے مکمل طور پر فائدہ مند ثابت ہو۔

آئیٹا مہاراشٹر:
تعلیمی جدت طرازی کے لیے کوشاں

ورکشاپ نے آئیٹا مہاراشٹر کے تعلیمی جدت طرازی کے عزم کو اجاگر کیا۔ پہلے سیشن کا آغاز سید شریف، صدر آئیٹا مہاراشٹر، کے افتتاحی کلمات سے ہوا، جنہوں نے سائنس فیئرز کے مقاصد، طلبہ میں تحقیقی رجحان پیدا کرنے کی اہمیت اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے اساتذہ کے کلیدی کردار پر روشنی ڈالی۔ آپ نے زور دیا کہ اس طرح کی ورکشاپس اساتذہ کو جدید تعلیم کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور طلبہ کو مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ تنویر انصاری، صدر آئیٹا پال گھر، نے بھی اس موقع پر اساتذہ کو تخلیقی سرگرمیوں اور سائنس فیئرز کے ذریعے طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے پر ترغیب دی۔ الیاس خان (صدر آئیٹا ممبئی زون) نعیم انصاری (سکریٹری آئیٹا پال گھر) اسلم شاہ (صدر آئیٹا ممبرا) کارواں پروین، ڈاکٹر عائشہ آبشار انصاری نے پروگرام کی کامیابی کے لیے بھرپور محنت کی، خاص طور پر قلیل مدت میں اس کی ترتیب میں۔

اساتذہ کے لیے ایک روشن مستقبل کی تیاری

ورکشاپ نے سائنس فیئرز کے ذریعے طلبہ کو مستقبل کے سائنسدان اور موجد بننے کے لیے تیار کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ تحقیق، مسئلہ حل کرنے اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے ذریعے، سائنس فیئر زنئی تعلیمی پالیسی کے جامع تعلیمی وژن کے مطابق ہیں۔ یہ اقدام دیگر تعلیمی اداروں کے لیے ایک نمونہ ثابت ہوسکتا ہے جو طلبہ میں سائنسی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ انوویٹیو ایجوکیٹر ورکشاپ کی شاندار کامیابی اساتذہ اور منتظمین کی محنت و لگن کی عکاسی کرتی ہے۔ ایک شریک کے الفاظ میں: ”ایسی ورکشاپس وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ یہ ہمیں تحریک دیتی ہیں کہ ہم اپنے طلبہ کو ایک روشن مستقبل کے لیے تیار کریں۔“ پروگرام کا اختتام شکریہ کی قرارداد کے ساتھ ہوا، جس میں تمام معاونین کی کاوشوں کا اعتراف کیا گیا۔ آئیٹا مہاراشٹر اور انجمن اسلام نے آئندہ بھی ایسے تعلیمی اقدامات کے انعقاد کا عزم ظاہر کیا، جو تعلیمی میدان میں انقلاب برپا کریں گے اور اگلی نسل کے لیے نئے امکانات پیدا کریں گے۔

بیٹ آفیسر الماس افروز کی گرانقدر خدمات

آپ نے اس انوویٹیو ایجوکیٹر ورکشاپ کے لئے کافی جدوجہد کیں۔ بی ایم سی کے اساتذہ کرام کو خصوصی طور پر شرکت کی استدعا کی اور بذات خود پہلے سیشن میں موجود تھیں اور آئیٹا عہدیداران سے بالمشافہ ملاقات کی اور پروگرام کی کامیابی پر مبارکبادیں اور مستقبل میں ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔ آئیٹا ریاست متشکر ہے اور آپ کی جدوجہد کی سراہنا کرتے ہوئے معترف ہیں کہ آپ کی مخلصانہ التماس کی وجہ سے بی ایم سی و سیکنڈری اسکولوں کے اساتذہ نے شرکت کی۔

طلبہ دھیان دیں: MHT-CET 2025 امتحان کیلئے رجسٹریشن کی آخری تاریخ 15 فروری

انجینئرنگ و فارمیسی ڈگری کالجوں میں داخلے MHT-CET کی بناء پر ہی ہوتے ہیں

مالیگاؤں: 20/جنوری (پریس ریلیز) ریاست مہاراشٹر کی تمام انجینئرنگ و فارمیسی ڈگری کالجوں میں داخلے MHT-CET 2025 کی بناء پر ہی ہوتے ہیں۔ چار سالہ انجینئرنگ و فارمیسی ڈگری کورسیس کے سال اول میں داخلے کیلئے اس امتحان کو دینا لازمی ہے۔ اس امتحان کو دینے قبل آن لائن طریقہ کار سے رجسٹریشن کیا جاتا ہے۔ جس کی آخری تاریخ 15، فروری 2025 ہے اور فارم نہ بھرنے کی صورت میں کسی بھی طریقہ سے داخلے ممکن نہیں ہوتے ہیں۔ اسی لئے طلبہ و سرپرست حضرات قبل از وقت MHT-CET کیلئے آن لائن رجسٹریشن ضرور کروالیں۔ آن لائن رجسٹریشن کیلئے ضروری ہدایات میں طلبہ کے پاس ”ای میل آئی ڈی اور اکٹیو موبائیل نمبر (OTP)“ رہنا ضروری ہے۔ دستاویزات میں اور بیجنل آدھار کارڈ، دسویں مارکس شیٹ، بارہویں مارکس شیٹ (بارہویں کامیاب)، اوبی سی (ریزرو کٹیگری کیلئے) رجسٹریشن کیلئے ضروری ہے۔ اس طرح سے پاسپورٹ سائز فوٹو اور ڈیجیٹل سائن اپلوڈ کرنا ضروری ہے۔ کسی بھی ایک گروپ PCB/PCM میں رجسٹریشن کیلئے درکار آن لائن فیس، اوپن کٹیگری کیلئے Rs 1000/-، ریزرو کٹیگری (اوبی سی وغیرہ) کیلئے Rs 800/- آن لائن فیس دینا ہے۔ اگر دو گروپ یعنی PCMB میں فارم بھرا جاتا ہے تو اسے اوپن کٹیگری میں Rs 2000/-، ریزرو کٹیگری میں Rs 1600/- فیس بھرنا پڑے گی۔ واضح رہے انجینئرنگ کورسیس کیلئے PCM گروپ میں سی ای ٹی امتحان دینا ضروری ہے۔ مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (منصورہ، مالیگاؤں) میں قائم سی ای ٹی سیل کے زیر اہتمام آن لائن رجسٹریشن اور گائیڈنس کیلئے مفت سہولیات فراہم کی جارہی ہے۔ طلبہ و سرپرست حضرات سے گزارش ہے کہ منصورہ انجینئرنگ کالج تشریف لائیں اور اس سے استفادہ کریں۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمیشن سیل کے ذمہ داران سے رابطہ قائم کریں۔ پروفیسر سعود محوی (9028254531)، ڈاکٹر ساجد نعیم (9028254518)، ڈاکٹر دلاور حسین (9028254549)۔

کیا ممبئی کی سرزمین پر منڈلا رہے لوٹ کے بادل؟

اڈانی کی زیر قیادت دھاراوی بحالی پراجیکٹ: ترقی یا صرف کاروبار کا موقع؟

اسپیشل اسٹوری---(آفتاب شیخ)

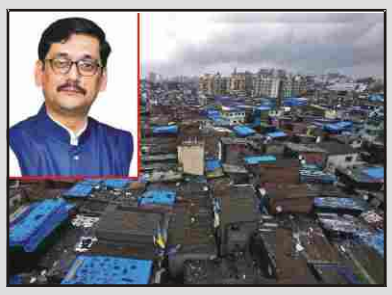

اڈانی گروپ کی زیر قیادت دھاراوی بحالی پراجیکٹ (DRP) نے حال ہی میں BMC سے ریلوے کی ملکیت والی زمین پر ریلوے کوارٹروں کی تعمیر کے لیے آغاز کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے۔ اس پروجیکٹ کے حوالے سے بہت سے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، خاص طور پر یہ کہ کیا یہ پروجیکٹ درحقیقت دھاراوی کے باشندوں کی ترقی کے لیے ہے، یا یہ صرف تجارتی منافع کا موقع ہی رہے گا۔

دھاراوی بحالی پروجیکٹ کا آغاز اور مقصد:

دھاراوی بحالی پراجیکٹ، ممبئی کی سب سے گھنی کچی آبادیوں میں سے ایک، دھاراوی، میں ایک بڑے پیمانے پر شہری تعمیر نو کا منصوبہ ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد دھاراوی کے غیر منظم شہری علاقوں میں رہنے والے 12 لاکھ سے زیادہ رہائشیوں کو بہتر رہائش اور بنیادی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس پروجیکٹ میں 600 ایکڑ اراضی کو دوبارہ تیار کیا جائے گا اور یہ علاقہ تقریباً 12 لاکھ لوگوں کا گھر بن سکتا ہے۔ اڈانی گروپ نے اس پروجیکٹ کو کامیاب بنانے کے لیے نو بھارت میگا ڈیولپرس کے ذریعے بولی لگائی تھی۔ گروپ نے نومبر 2022 میں 5,069 کروڑ روپے کی ابتدائی سرمایہ کاری کے ساتھ دھاراوی کو دوبارہ تیار کرنے کی بولی جیت لی تھی۔ اس پروجیکٹ میں ریلوے کی ملکیتی 27.57 ایکڑ اراضی استعمال کی جارہی ہے، جس میں ماہم اسٹیشن کے قریب اسکریپ یارڈ کی زمین بھی شامل ہے۔ اس زمین کو اب دھاراوی بحالی منصوبے کے تحت ریلوے کوارٹروں کی تعمیر کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

ترقی ہے یا صرف کاروبار کا موقع؟

دھاراوی بحالی پروجیکٹ کا مقصد واضح طور پر بحالی ہے، لیکن اس کے ساتھ بہت سی تجارتی سرگرمیاں بھی منسلک ہیں، جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس پروجیکٹ سے صرف اڈانی گروپ اور دیگر کارپوریٹ اسٹیک ہولڈروں کو فائدہ پہنچے گا، یا حقیقی ترقی سے رہائشیوں کو فائدہ ہوگا، جو برسوں سے گنجان آباد علاقوں میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اڈانی گروپ کی جانب سے پروجیکٹ کے تحت ریلوے کوارٹروں کی تعمیر کے لیے بی ایم سی سے آغاز کا سرٹیفکیٹ مل گیا ہے، اور ایک ماہ کے اندر اس پروجیکٹ کے لیے زمینی کام شروع ہوجائے گا۔ مجوزہ ریلوے کوارٹروں کی دو سال کے اندر مکمل ہونے کی امید ہے، لیکن اس دوران دھاراوی کے حقیقی باشندوں کو کتنی راحت ملے گی، یہ ایک اہم سوال ہے۔ اس پروجیکٹ میں 36 منزلہ اپارٹمنٹس، ایک بڑے اسپورٹس کمپلیکس، اور اس کے تحت ایک عصری انتظامی عمارت تجویز کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے، لیکن کیا یہ سہولیات دھاراوی کے حقیقی باشندوں کے لیے ہوں گی؟

ریلوے اور مالیاتی پہلوؤں کے ساتھ معاہدے:

اڈانی گروپ نے دھاراوی کی بحالی کے منصوبے کے لیے ریلوے کو پہلے ہی 1,000 کروڑ روپے ادا کیے ہیں۔ اس کے بعد، پروجیکٹ سے ہونے والی آمدنی کا ایک حصہ 17 سال بعد ریلوے کو دیا جائے گا، جس سے ریلوے کو 2,800 کروڑ روپے ملنے کا امکان ہے۔ پراجیکٹ کے تحت، 5,000 سے زائد ٹینمنٹ ایریا کے رہائشی متاثر ہوسکتے ہیں، اور DRP نے اب تک تقریباً 75,000 گھروں کی مارکنگ مکمل کر لی ہے۔ اس کے باوجود سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ عمل شفاف اور منصفانہ طریقے سے جاری ہے اور کیا اس بات کو یقینی بنایا جارہا ہے کہ بحالی کے اہل افراد کو ہی مراعات ملیں؟

تعمیراتی کام اور مستقبل کے منصوبوں کی شفافیت:

مجوزہ منصوبے میں 821 فلیٹس پر مشتمل 36 منزلہ اپارٹمنٹس کی تعمیر ہوگی۔ ان فلیٹس میں جدید سہولیات کے حامل ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے، لیکن یہ سوال اب بھی باقی ہے کہ کیا یہ سہولتیں دھاراوی کے غریب اور محنتی باشندوں تک پہنچ سکیں گی؟ DRP نے یقین دلایا ہے کہ تقریباً 10 لاکھ مربع فٹ پر پھیلے ہوئے پورے کمپلیکس کی تعمیر ریلوے کے حوالے کرنے کے بعد تین سال میں مکمل کر لی جائے گی۔ تاہم، دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس تعمیراتی کام کے معیار اور بروقت تکمیل کا خیال رکھا جائے گا یا اس سے جڑے فوائد صرف کارپوریٹ سیکٹر کو جائیں گے۔

دھاراوی کے رہائشیوں کے لیے اصل منصوبہ کیا ہے؟

دھاراوی ری ڈیولپمنٹ علاقہ جہاں 12 لاکھ لوگ رہائش پزیر ہیں، اور ان کے لیے یہ پروجیکٹ ان کی زندگیوں کو بہتر بنانے کا موقع ہوسکتا ہے۔ تاہم، DRP کی جانب سے کیے گئے سروے اور دستاویزات کی تصدیق کے مطابق، صرف چند لوگ ہی اس پروجیکٹ کا فائدہ اٹھا سکیں گے۔ فی الحال، DRP ریاستی حکومت کے لیے ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے سروے کر رہا ہے، جو اہلیت کے معیار کا تعین کرے گا۔ یہ معیار کیسے طے کیے جائیں گے، اور کسے بحالی کا اہل سمجھا جائے گا، یہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔

بی جے پی حکومت کی مدد سے سازش جاری، کانگریس کا سنگین الزام:

کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کے قریبی مانے جانے والے صنعت کار گوتم اڈانی کو ممبئی کی زمین دینے کی سازش پر بی جے پی حکومت پر تنقید کی ہے۔ ممبئی کانگریس کی صدر اور مقامی رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے الزام لگایا ہے کہ فرنویس-شندے-پوار حکومت اڈانی کو فائدہ پہنچانے کے لیے عوام مخالف فیصلے لے رہی ہے۔ ایم پی گائیکواڑ نے کہا، ”بی جے پی حکومت اڈانی کو فائدہ پہنچانے کے لیے ماحولیات اور لوگوں کے حقوق کی قربانی دے رہی ہے۔ نہرو نگر کے شہریوں کی آواز کو دبانے کے لیے پولیس فورس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔“ گائیکواڑ نے الزام لگایا کہ مدرڈیری کی خالی عمارت میں کچھ دن پہلے لگنے والی آگ بھی مشتبہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ آگ کسی سازش کا حصہ ہوسکتی ہے۔ انتخابات سے قبل مقامی ایم ایل اے منگیش کڈالکر نے دعویٰ کیا تھا کہ زمین کی منتقلی کا عمل روک دیا گیا ہے۔ لیکن اب انتخابات ختم ہونے کے بعد حکومت اپنے وعدوں سے مکر گئی ہے۔ گائیکواڑ نے سوال کیا کہ، شندے اور کڈالکر اب کہاں ہیں؟ کانگریس نے واضح کیا ہے کہ وہ ممبئی کی شناخت کے لیے پوری طاقت سے لڑے گی۔ گائیکواڑ نے کہا، ”دھاراوی کی سرزمین ہو، ملاڈ یا کرلا، کانگریس ہر دھاراوی، ملنڈ، ملاڈ یا کرلا ہو، فڈنویس-شندے-پوار حکومت نے ہمیشہ عوام کی تحریکوں کو دبانے اور ممبئی کو صنعتکاروں کے حوالے کرنے کی کوشش کی ہے۔“ انہوں نے مقامی رکن اسمبلی منگیش کڈالکر اور ایکناتھ شندے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے بعد یہ لیڈر عوامی تحریک کے وعدے بھول چکے ہیں۔ ورشا گائیکواڑ نے خبردار کیا کہ کانگریس اڈانی کے ذریعے ممبئی کی زمین ہڑپنے کی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کریں، کیونکہ کانگریس ممبئی کی عزت نفس اور شناخت کے تحفظ کے لیے اپنی پوری طاقت سے لڑنے کو تیار ہے۔

مولانا سید محمد جعفر مسعود حسنی ندوی کا انتقال علمی دنیا کا عظیم خسارہ

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

پٹنہ: 20/جنوری (پریس ریلیز): مولانا سید محمد جعفر مسعود حسنی ندوی مشہور عالم دین، ممتاز ادیب، کہنہ مشق صحافی، بہت سی کتابوں کے مصنف تھے، ان کا انتقال علمی دنیا کے لئے عظیم خسارہ ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی نے پریس ریلیز میں کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو سے فضیلت اور لکھنو یونیورسٹی سے عربی زبان و ادب میں ایم اے اور سعودی عرب کی مشہور یونیورسٹی جامعۃ الملک سعود سے ٹیچر ٹریننگ کا کورس مکمل کیا۔ وہ گونا گوں صفات کے حامل تھے۔ عربی زبان و ادب پر بڑی قدرت رکھتے تھے، وہ بڑے مصنف اور ادیب بھی تھے، ان کی عربی تصانیف میں حضرت مولانا علی میاں ندوی کی خودنوشت ”کاروان زندگی“ کا عربی ترجمہ فی ”مسیرۃ الحیاۃ“، ”الشیخ محمد یوسف الکاندھلوی حیاتہ ومنہجہ“، ”الامام المحدث محمد زکریا الکاندھلوی ومآثرۃ العلمیۃ“، ”دعوۃ التامل والتفکیر“ اور ”بصائر“ قابل ذکر ہیں۔ مولانا موصوف مشہور صحافی بھی تھے۔ وہ ندوہ العلماء لکھنؤ سے نکلنے والے عربی جریدہ ”الرائد“ کے مدیر اعلیٰ تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا موصوف دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظر عام، مشہور خطیب اور فکر اسلامی کے ترجمان تھے۔ ان کا انتقال علمی دنیا کے لئے غیر معمولی اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے اور علمی دنیا کو نعم البدل عطا فرمائے۔

دینی تعلیمی بیداری مہم کے تحت مکتب نمونہ مسجد سونوری ضلع اکولہ میں اہم اجلاس کا انعقاد

سونوری، ضلع اکولہ: 18 جنوری 2025 بروز ہفتہ کو مکتب نمونہ مسجد سونوری میں دینی تعلیمی بیداری مہم کے تحت ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا جس میں علاقے کے علماء، اساتذہ، اور طلبہ نے بھرپور شرکت کی۔ یہ اجلاس دینی تعلیم کے فروغ اور مکاتب کو منظم بنانے کے حوالے سے اہم سنگ میل ثابت ہوا۔ اجلاس کی سرپرستی حضرت اقدس مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیت علماء مہاراشٹر) نے فرمائی۔ آپ کی موجودگی سے اجلاس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا اور شرکت کرنے والوں کو دینی تعلیم کے میدان میں ہونے والی جدوجہد کے حوالے سے ایک نئی رہنمائی ملی۔ حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سونوری اور صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) نے اجلاس کی صدارت کی۔ آپ نے تعلیم کی اہمیت اور مکاتب کی تنظیم و انتظام کی ضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ دینی تعلیم کا ہر فرد پر فرض ہے اور ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے علم کے حصول کے لیے بھرپور جدوجہد کرنی چاہیے۔ اجلاس میں حضرت مولانا قاری عنایت اللہ صاحب اکھروی نے قرآن مجید کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے مکاتب کے تنظیمی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز پیش کیں اور کہا کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے تعلیمی اداروں میں مزید بہتری لائیں تاکہ آنے والی نسلوں کو بہتر سے بہتر تعلیمی سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔ پروگرام کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے کیا گیا، جس کا شرف ماہر خان ابن محسن خان (مکتب نمونہ مسجد سونوری) کو حاصل ہوا۔ اس کے بعد نعت شریف پیش کی گئی جس کی آواز عالیہ فردوس بنت مرحوم آصف شاہ (مکتب نمونہ مسجد سونوری) نے دلوں کو سکون بخشا۔ پروگرام میں خصوصی طور پر حافظ عبدالعظیم صاحب (مہتمم مدرسہ انوار القرآن مسلہ)، مولانا صدرالدین صاحب (صدر جمعیت علماء تحصیل مرتضی پور)، مولانا اشرف علی صاحب (نائب مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سونوری)، حافظ عبدالرشید صاحب امام و خطیب نمونہ مسجد سونوری کے تمام اساتذہ نے شرکت کی۔ اساتذہ اور علماء کرام کی موجودگی نے اس محفل کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ پروگرام کی کامیابی میں سونوری کے نوجوانوں کی محنت و لگن کا نمایاں کردار تھا۔ ان کی بھرپور کوششوں کی بدولت یہ اجلاس نہ صرف کامیاب رہا بلکہ علاقے کے لوگوں میں دینی تعلیم کے حوالے سے نئی بیداری پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر مولانا قاری عنایت اللہ اکھروی صاحب نے دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دینی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں بہتر طریقے سے نبھانے کی توفیق دے۔ اجلاس کا یہ دن علاقے میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوا اور تمام شرکاء نے مل کر عہد کیا کہ وہ اپنی قوم کی دینی بیداری کے لیے مسلسل محنت کریں گے۔

ممبئی کی زمین پر قبضے کے لیے بی جے پی کا کھیل: اڈانی کے لیے پولیس فورس کا سہارا

مدرڈیری کی زمین پر کانگریس کی لڑائی، عوامی تحریک کو کچلنے کی سازش بے نقاب

ممبئی: 20/جنوری (آفتاب شیخ) وزیر اعظم نریندر مودی کے قریبی صنعتکار اڈانی کے فائدے کے لیے بی جے پی حکومت ممبئی کی زمینوں پر قبضے کی سازش میں مصروف ہے۔ کرلا کے نہرو نگر میں مدر ڈیری کی ماحول دوست زمین کی جبری گنتی اور صفائی کا عمل پولیس کی نگرانی میں جاری ہے۔ اس معاملے پر ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے حکومت پر شدید الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ اڈانی ممبئی کو ہڑپنا چاہتے ہیں اور بی جے پی حکومت انہیں ہر طرح کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ ایم پی ورشا گائیکواڑ نے دعویٰ کیا کہ مدرڈیری کی زمین، جس پر 800 سے 900 درخت موجود ہیں، ماحولیاتی اعتبار سے حساس ہے۔ لیکن حکومت نے اس عوامی اثاثے کو اڈانی کے حوالے کرنے کے لیے پولیس فورس کے ذریعے زبردستی گنتی کا عمل شروع کر دیا ہے۔ یہ عمل اتوار کے روز، جب عوامی دفاتر بند ہوتے ہیں، تیزی سے آگے بڑھایا گیا، اور ماحول کو نقصان پہنچانے کے لیے درخت کاٹے جا رہے ہیں۔ حکومت نے مدر ڈیری زمین پر عوامی احتجاج کو روکنے کے لیے پورے علاقے کو پولیس کیمپ میں تبدیل کر دیا ہے۔ نہرو نگر کے رہائشیوں کو ان کے حق کے لیے آواز اٹھانے سے بھی روکا جا رہا ہے۔ دو دن قبل مدرڈیری کی عمارت میں لگی پراسرار آگ نے مزید شکوک و شبہات کو جنم دیا ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی دلچسپی صرف اڈانی کے فائدے میں ہے۔ چاہے وہ وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ دل کو چھو لینے والے منظر اور ایک طاقتور کہانی کے ساتھ، گانا سامعین کو مسحور کرنے کا وعدہ کرتا ہے، اور تانی تنویر کی کہانی سنانے کی صلاحیت کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ تانی تنویر، جس نے ’سانگ راہیو‘، ’رانجھ دوبارہ‘، اور ’تو ہے‘ جیسے پروجیکٹس میں اپنی شناخت بنائی ہے، اس گانے میں اپنا دستخطی انداز لاتی ہیں، جہاں جذباتی گہرائی اور دلکش منظر ایک ساتھ آتے ہیں۔ طحٰہ شاہ کی موجودگی گانے کو مزید دلکش بناتی ہے، جب کہ تلسی کمار کی سریلی آواز موسیقی کو ایک منفرد احساس دیتی ہے۔ 24 جنوری کو ریلیز ہونے والی ویکھانو پہلے ہی موضوع بحث بن چکی ہے اور تانی تنویر کے شاندار کیریئر میں ایک اور سنگ میل ثابت ہونے جا رہی ہے۔ مداح اس کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں تاکہ وہ تانی کے مختلف وژن کو اسکرین پر زندہ ہوتے دیکھ سکیں۔

'ہیریا' کی ہدایت کار تانی تنویر نے اپنے نئے گانے ویکھانو' کا اعلان کیا!

ممبئی: 20/جنوری (ایم ملک) ہریا جیسی ہٹ فلمیں دینے والی تانی تنویر نے اپنے نئے ہدایت کار گانے ویکھانو کا پوسٹر جاری کر دیا ہے۔ گانے میں طحٰہ شاہ کی کرشماتی موجودگی اور تلسی کمار کی روح پرور آواز ہے۔ یہ گانا 24 جنوری کو ریلیز ہونے جا رہا ہے جس کے بعد مداحوں اور موسیقی کے شائقین میں کافی جوش و خروش دیکھا جا رہا ہے۔ پوسٹر Vekhanu کی جذباتی گہرائی اور فنکارانہ

باندرہ پلاٹ جوگیشوری ممبئی میں آتشزدگی، دکان جل کر خاکستر، جمعیۃ علماء (ارشد مدنی) کی امداد

ممبئی 20/جنوری گزشتہ چند ایام قبل باندرہ پلاٹ جوگیشوری ایسٹ میں اچانک دیر رات کرانہ دوکان میں آگ لگنے کی وجہ سے سارا ساز و سامان نذرِ آتش ہوکر خاکستر ہوگیا تھا۔ از سر نو کاروبار شروع کرنے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے بدست مولانا حلیم اللہ قاسمی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر ایک لاکھ روپئے کا چیک دیا۔ واضح رہے کہ ۹/جنوری کو شب میں آگ لگنے سے دکان کا سارا سام

قندھار میں درگاہ مولوی صاحب قبلہ کے 204 ویں
تقاریب عرس شریف کا کامیاب انعقاد

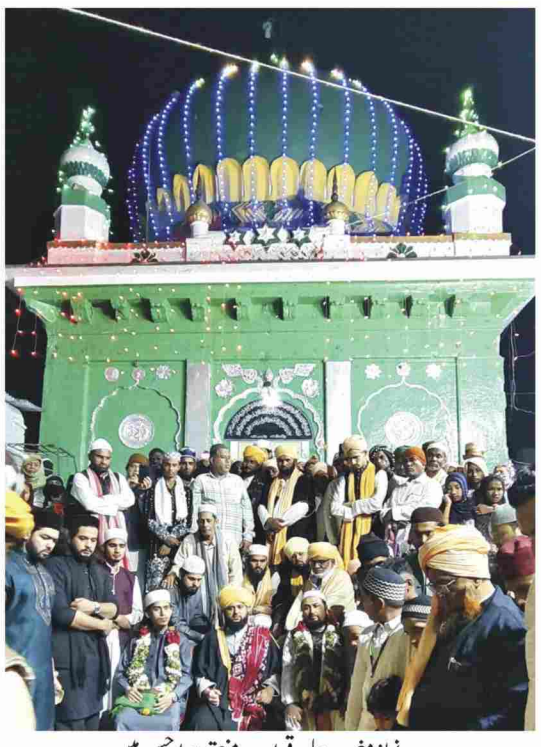

ناندیڑ:شہر ناندیڑ کہ تعلقہ قندھار محلّہ ہتائی پورہ میں واقع قدیم خطہ دکن کی عظیم خانقاہ و آستانہ ربانی خانقاہ شیخ العرب والعجم محدث کبیر حضرت مولانا شاہ محمد رفیع الدین فاروقی المعروف مولوی صاحب قبلہ قندھاری، رفاعی القادری نقشبندی چشتی المداری سہروردی شطاری جامع السلاسل رحمتہ اللہ علیہ کا 204 واں عرس شریف انتہائی تزک و احتشام سے موجودہ صاحب سجادہ گدی نشین و متولی حضرت قاری شاہ محمد تاج الدین عمر پاشاہ صاحب قبلہ حفظہ اللہ کی نگرانی میں تین روزہ تقاریب عرس شریف کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ مورخہ 16 جنوری مطابق 15 رجب المرجب بروز جمعرات بعد نماز فجر خانقاہ اقدس میں مجلس ختم قرآن مجید اور بعد نماز عشاء آستانہ مقدس میں مراسم غسل شریف و جلسہ فیضانِ اولیاء ؒ اللہ سے سالانہ تقاریب کی شروعات ہوئی۔ دوسرے دن 17 جنوری بروز جمعہ بعد نماز فجر مجلس ختم قرآن مجید منعقد ہوئی۔ اور بعد نماز مغرب جلسہ قراءت منعقد ہوا جس میں قراء حضرات نے اپنے مخصوص انداز میں تلاوت کلام پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد نماز عشاء محفل سماع کہ بعد جلوس صندل شریف شہر کہ مخصوص علاقوں سے ہوتا ہوا درگاہ شریف برآمد ہوا۔ حسب روایت قدیم مراسم صندل مالی بعد نماز فجر یعنی 18 جنوری بروز ہفتہ صاحب سجادہ نشین و متولی حضرت تاج الدین عمر فاروقی قبلہ نے معہ اہل خانوادہ و مہمانان علماء مشائخ وعقیدت مندان کہ ہمراہ ادا کی غلاف ، چادر گل ، عطر پوشی برمزار اقدس پیشکی بعد از صلوۃ السلام و مجلس قرآن خوانی و محفل سماع منعقد ہوئی۔ 18 جنوری کو ہی بعد نماز مغرب محفل چراغاں اور بعد نماز عشاء مجلس قصیدہ بردہ شریف و محفل میلاد شریف منعقد ہوئی۔ اورانگابد سے تشریف لائے نعت خواں نے اپنے بہترین انداز میں نعت و منقبت پیش کی۔ صاحب سجادہ نشین قبلہ نے عالم اسلام کے لیے پراثران بابرکت تقاریب میں صاحب عرس شریف کے وسیلے سے بارگاہ رب العالمین میں دعا فرمائی۔ بعد از خواہشمند حضرات نے صاحب سجادہ نشین قبلہ کہ ہاتھ پہ بیعت کی اور سلسلہ میں داخل حسنات ہوئے۔ عرس شریف میں شہر و اضلاع کے علاوہ بیرونی ریاستوں سے کثیر تعداد میں زائرین معتقدین نے شرکت فرما کر صاحب عرس کہ فیضان سے فیضیاب ہونے کی سعادت دارین حاصل کء۔ امسال بھی حسب روایت رجب المرجب کی 1 تاریخ سے 17 تاریخ تک ہر روز بعد نماز فجر مجلس تلاوت قرآن مجید بعد از نیاز لنگر شریف طعام عام کا اہتمام رہا۔ اس طرح سے 204 واں عرس شریف صاحب سجادہ گدی نشین و متولی قبلہ کی سرپرستی میں تین روزہ تقاریب میں نیاز لنگر شریف کہ اہتمام پر کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔

ریاست میں لا اینڈ آرڈر کی صورتحال انتہائی تشویشناک: جینت پاٹل

ممبئی: ریاست میں لا اینڈ ا?رڈر کی ابتر صورتحال پر این سی پی-ایس پی کے ریاستی صدر جینت پاٹل نے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی ریاست جہاں خود وزراء ؒ عوام کے ساتھ جلاو? گھیراو? میں شریک ہوں اور سرپرست وزیر کے عہدے کے لیے احتجاج کا سہارا لیا جائے، وہاں کے حالات پر زیادہ کچھ نہ کہنا ہی بہتر ہے۔ جینت پاٹل نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے بعد پارٹی کی قیادت کے ساتھ کوئی رسمی ملاقات نہیں ہوئی تھی، لیکن آج ہم نے ملاقات کی اور چند اہم معاملات پر عمومی گفتگو ہوئی۔ جلد ہی مہاوکاس اگھاڑی کی ایک مشترکہ میٹنگ طلب کی جائے گی۔ ریاست میں بگڑتے حالات پر بات کرتے ہوئے جینت پاٹل نے کہا کہ سرپرست وزیر کے عہدے کے تنازعے میں ہماری ایک بہن کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے، جو ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت کے دوران ریاست میں عوام کو ان واقعات کی عادت سی ہوگئی ہے، اور اب کوئی بھی کسی بھی پارٹی میں شامل ہو، عوام سخت ردعمل ظاہر کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ بدلاپور کے معاملے پر بات کرتے ہوئے جینت پاٹل نے کہا کہ وہاں ایک اسکول کے مالک کو بچانے کے لیے جان بوجھ کر کچھ حقائق چھپائے جا رہے ہیں۔ اکشے کے انکاو? نٹر کے حوالے سے بھی کئی سوالات اٹھ رہے ہیں، اور یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں حقائق کو دبانے کے لیے یہ قدم تو نہیں اٹھایا گیا۔ جینت پاٹل نے حکومت کی کارکردگی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں نظم و ضبط بحال کرنے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت ہے، ورنہ عوام کا اعتماد مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔

سلمان خان نے بگ باس 18 فائنل کے فاتح کا اعلان کیا

ممبئی: کرن ویر مہرا نے بگ باس 18 کا خطاب جیت لیا ہے۔ وہ شروع سے ہی سلمان خان کے شو کا حصہ تھے۔ ویوین ڈیسینا، کرن ویر مہرا کے ساتھ ریس میں تھے۔ ان سے پہلے رجت دلال کو شو چھوڑنا پڑا۔ کرن ویر مہرا بگ باس 18 کے گھر میں اپنے مختلف کھیل اور رویے کی وجہ سے سرخیوں میں رہے۔ شو کے سفر کے دوران انہیں کئی لوگوں سے لڑتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ بگ باس 18 کا فائنل بہت ہی دلچسپ اور یادگار رہا، کیونکہ ناظرین کو یہاں ایسے کئی ٹوئسٹ دیکھنے کو ملے، جن کے بارے میں انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ فائنل ویک میں پہنچنے والے تمام مقابلوں میں سے پہلے ایشا سنگھ کو نکال دیا گیا، پھر چھم درنگ کو نکال دیا گیا، اور بعد میں اویناش مشرا کا سفر بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ویوین ڈیسینا، کرن ویر مہرا اور رجت دلال ٹاپ 3 میں پہنچ گئے۔ بگ باس 18 کے فائنل میں سلمان خان نے تمام مقابلوں کے ساتھ خوب مزہ کیا اور ان کے گھر والوں سے بھی بہت سارے سوالات پوچھے۔ اس کے علاوہ تمام مقابلوں نے ایک دوسرے کے ساتھ شاندار پرفارمنس دی۔ اس کے علاوہ عامر خان، ان کے بیٹے جنید اور اداکارہ خوشی کپور بگ باس 18 کے فائنل میں پہنچے۔ یہاں انہوں نے اپنی فلم Loveyapa کی تشہیر کی۔

کرایہ پر دینا ہے
ناندیڑ شہر میں گراؤنڈ فلور۔ فرسٹ فلور پر 20/60 کے تین ہال ہے جو کمرشیل استعمال یعنی، ہاسپٹل ، ہوٹل، شوروم اور ورکرس کی رہائش کیلئے کرایہ پر دینا ہے۔
پتہ: روبرو سٹیزن ہوٹل کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ
رابطہ قائم کرے۔
محمد سہیل۔9970327483

کانگریس لیڈر اُدت راج کو دہلی پولیس نے حراست میں لیا، پارٹی کا اظہارِ ناراضگی

نئی دہلی: دہلی اسمبلی انتخاب کی سرگرمیوں کے درمیان آج کانگریس لیڈر اُدت راج کو دہلی پولیس نے حراست میں لے لیا۔ وہ بودھ بھکشو، گروروی داس اور بھگوان بالمیکی کے پجاریوں کو ہر ماہ 18 ہزار روپے تنخواہ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے سابق وزیراعلیٰ اور عآپ کنوینر اروند کیجریوال کی رہائش کے باہر دھرنا دے رہے تھے۔ ان کے ساتھ کانگریس کے لیڈران و کارکنان بھی تھے۔ دہلی پولیس نے اُدت راج کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر پارٹی کارکنان کو بھی حراست میں لے لیا۔ پولیس حراست میں لیے جانے کے بعد اُدت راج کا بیان بھی سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''مندر مارگ تھانہ، دہلی میں میرے ساتھ بودھ بھکشو?ں، والمیکی اور روی داس مندر اور چرچ کے پجاریوں سمیت سینکڑوں لوگوں کو دہلی پولیس نے گرفتار کر کے رکھا ہے۔ کب چھوڑیں گے کوئی کچھ بتانے کو تیار نہیں ہے۔'' اس معاملے میں کانگریس نے بھی اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ''ڈاکٹر اُدت راج کی قیادت میں اروند کیجریوال کی رہائش کے باہر مظاہرہ کیا گیا، جہاں پولیس نے انھیں حراست میں لے لیا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ دہلی حکومت بودھ بھکشو، گروروی داس اور بھگوان والمیکی کے پجاریوں کو ہر مہینے 18 ہزار روپے تنخواہ دے۔'' واضح رہے کہ عام آدمی پارٹی نے دہلی اسمبلی انتخاب سے قبل دہلی میں 'پجاری-گرنتھی یوجنا' کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت پجاریوں اور گرنتھیوں کو 18 ہزار روپے ماہانہ دیے جائیں گے۔ اسی اعلان پر کانگریس نے آواز اٹھائی ہے۔ دہلی کانگریس نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر اس سلسلے میں ایک پوسٹ کیا جس میں لکھا کہ ''کیجریوال نے گرنتھیوں اور پجاریوں کے لیے تنخواہ کا اعلان کیا ہے، لیکن بودھ مذہب، بالمیکی، گروروی داس اور چرچ کے لیے کیوں نہیں؟ اس کے بعد ڈاکٹر ادت راج نے آج ہی کیجریوال کی رہائش 5، فیروزشاہ روڈ، نئی دہلی پر دوپہر 1 بجے مظاہرہ کا فیصلہ لیا۔''

گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج، ناندیڑ
جیفران انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کے ساتھ: ایم او یو
طلباء کو صنعتی تربیت کے مواقع ملیں گے

ناندیڑ: 20 جنوری: (ورق تازہ نیوز) گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج ناندیڑ کے الیکٹریکل انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ نے کمپنی 'جیفرون انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ' کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت (MOU) پر دستخط کر کے ایک جدید لیبارٹری کے قیام کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ اس موقع پر گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج کے الیکٹریکل ڈپارٹمنٹ کے سربراہ وی وی سروجنا اور اولیس چوان کے علاوہ جیفران انڈیا کے ڈائریکٹر کلپیش دیسائی اور ابھے چوان موجود تھے۔ اس معاہدے کا مقصد طلباء ؒ کو صنعتی تربیت کے مواقع فراہم کر کے علم کا تبادلہ کرنا ہے۔ اس موقع پر کمپنی نے الیکٹریکل انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کو ٹرانس ڈوسر فراہم کیے ہیں۔ ان ا?لات کی مدد سے ادارے میں جدید لیبارٹری بنائی جائے گی۔ انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل ڈاکٹر کا خیال ہے کہ اس سے صنعت اور تعلیم کے درمیان فرق کم ہو جائے گا اور طلباء ؒ کے لیے تجربہ حاصل کرنے کا بہترین موقع پیدا ہوگا۔ این ایل جانراو? نے اظہار کیا۔ اس موقع پر مہاراشٹر ڈائریکٹوریٹ ا?ف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر۔ ونود موہتکر، ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر۔ دھن پال کامبلے اور بورڈ ا?ف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر۔ پرمود نائک اور چھترپتی سمبھاج نگر ڈویژن کے جوائنٹ ڈائریکٹر اکشے جوشی نے تنظیم کو مبارکباد دی۔

پسند کی لڑکی سے شادی کیلئے مسلم نوجوان ہندو بن گیا

بستی (یوپی) 20/جنوری (ایجنسیز): ایک 34 سالہ مسلمان یہاں اپنی گرل فرینڈ سے شادی کے لئے جس کے ساتھ اس کا 10 سال سے افیر تھا' ہندو بن گیا۔ اس نے اپنا نام صدام سے بدل کر شیو شنکر رکھ لیا۔ پولیس نے پیر کے دن یہ بات بتائی۔ اسٹیشن ہاو? زا?فیسر (ایس ایچ او) کوتوالی پولیس اسٹیشن دیویندر سنگھ نے بتایا کہ 3 دن قبل ہندو عورت نے صدام اور اس کے ارکان خاندان کے خلاف عصمت ریزی' اسقاطِ حمل کے لئے مجبور کرنے' شادی کے بہانہ عصمت ریزی اور اسے جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا کیس درج کرایا تھا لیکن اب دونوں نے اپنی مرضی سے شادی کر لی ہے۔ پولیس کے بموجب نگر بازار کے رہنے والے صدام حسین کا اسی گاو?ں کی رہنے والی تقریباً 30 سالہ عورت سے تقریباً 10 برس سے لو افیر تھا۔ دونوں کا مذہب مختلف ہونے کی وجہ سے شادی ممکن نہیں تھی۔ عورت نے کئی مرتبہ شادی کے لئے دباو? ڈالا لیکن صدام کے گھر والے اسے قبول کرنے کو تیار نہیں تھے۔ عورت نے 3 دن قبل سپرنٹنڈنٹ پولیس بستی کو درخواست دی۔ ایس پی کے حکم پر پولیس نے صدام اور اس کے گھر والوں کے خلاف کیس درج کر لیا۔ اتوار کی رات صدام اور عورت نے سٹی مارکٹ کے مندر میں ہندو رسوم و رواج کے مطابق شادی کر لی۔ صدام نے اپنا نام بدل کر شیو شنکر سونی رکھ لیا۔ دونوں نے مندر کے 7 پھیرے لگائے اور مل جل کر رہنے کا عہد کیا۔ دونوں نے پولیس سے کہا کہ انہوں نے یہ فیصلہ اپنی مرضی سے کیا ہے۔

سیف علی خان پر حملہ کرنے والا بنگلہ دیش میں قومی سطح کا ریسلر تھا

ممبئی: اداکار سیف علی خان کو چاقو مارنے کے الزام میں گرفتار 30 سالہ بنگلہ دیشی شہری محمد شریف الاسلام شہزاد نے پولیس کو بتایا ہے کہ وہ ہندوستان ا?نے سے قبل بنگلہ دیش میں ریسلر تھا۔ ذرائع نے یہ بات بتائی۔ دوران تفتیش اس نے بتایا کہ وہ ضلع سطح پر اور قومی سطح کی ریسلنگ چمپئن شپ میں کم وزن کے زمرہ میں حصہ لیتا تھا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ ریسلنگ پس منظر کی وجہ سے وہ زخمی ہوئے بغیر سیف علی خان پر حملہ میں کامیاب رہا۔ ارتکاب جرم کے بعد کہا جاتا ہے کہ اس نے 3 تا 4 مرتبہ لباس تبدیل کیا تھا۔ وہ مختلف مقامات کا رخ کرتا رہا۔ اس نے باندرہ تا دادر' ورلی' اندھیری اور ا?خر میں تھانے کا سفر کیا۔ واقعہ کے بعد والے دن وہ دادر گیا اور مسلسل گھومتا رہا۔ پولیس کے لئے اس کا پتہ چلانا مشکل ہو گیا تھا۔ شہزاد گزشتہ برس ستمبر میں ممبئی ا?یا تھا۔ ابتدا میں اس نے ایک ہاو? زکیپنگ کمپنی کے ذریعہ ایک ہوٹل میں کام کیا تھا۔ تحقیقات کے دوران کمپنی کے ٹھیکہ دار پر بھی دھاوا کیا گیا۔ اسی دوران پولیس نے شہزاد کو سانتا کروز پولیس اسٹیشن سے باندرہ پولیس اسٹیشن منتقل کر دیا تا کہ اس سے مزید پوچھ تاچھ کی جائے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ شہزاد نے سیف علی خان کے فلیٹ کو نشانہ بنانے سے قبل بالی ووڈ کی کئی مشہور شخصیتوں کے بنگلوں میں تانک جھانک کی تھی۔ اس نے مانا کہ اس نے سیف علی خان کے فلیٹ والی 12 منزلہ عمارت ست گروشرن اور شاہ رخ خان کے بنگلہ منت کا سروے کیا تھا۔ ایک سیڑھی استعمال کرتے ہوئے اس نے انٹری پوائنٹس کا جائزہ لینے کے بعد منت کو نشانہ بنانے کا منصوبہ ترک کر دیا تھا کیونکہ وہاں سیکوریٹی سخت تھی اور بنگلہ کی دیواریں اونچی ہیں۔

لاڈلی بہن یوجنا: 2100 روپے کا انتظار کرنے والی
'وہ' پیاری بہنوں سے 1500 روپے وصول کیے جائیں گے؟
کون سی بہنوں کو پیسے واپس کرنے ہوں گے؟

ممبئی: (ورق تازہ نیوز) وزیراعلیٰ کی ''میری پیاری بہن'' یوجنا کو مہاراشٹر حکومت نے جولائی 2024 میں شروع کیا تھا۔ پیاری بہنوں کو جولائی سے دسمبر کے عرصے میں 6 مہینے کی رقم دی گئی ہے۔ ریاست کی پیاری بہنوں کو اب تک چھ اقساط میں 9 ہزار روپے ملے ہیں۔ ریاستی حکومت کو اس یوجنا کی وجہ سے ودھان سبھا انتخابات میں کامیابی ملی تھی۔ مہایوتی نے انتخابی مہم کے دوران پیاری بہنوں کو 2100 روپے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ نئی حکومت بننے کے بعد پہلی قسط میں 1500 روپے دیے گئے، 2100 روپے کے لیے بجٹ کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس دوران نااہل مستفید خواتین سے دی گئی رقم واپس لی جائے گی۔ اس لیے پیاری بہن یوجنا کے معیار کی وجہ سے نااہل قرار پانے والی خواتین کو نہ ہی صرف 2100 روپے ملیں گے بلکہ 1500 روپے بھی واپس کرنے ہوں گے۔ شرڈی میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے اجلاس کے دوران ادیتی ٹکرے نے وزیراعلیٰ کی ''میری پیاری بہن'' یوجنا کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ بہنوں نے دو یا تین بار درخواستیں جمع کرائی تھیں۔ کچھ خواتین کی ا?مدنی زیادہ ہوگئی تھی۔ چار پہیہ گاڑیاں رکھنے والوں نے فائدہ واپس کرنا شروع کر دیا ہے۔ دسمبر میں رقم موصول ہوئی ہے، جنوری میں بھی فائدہ جمع ہو رہا ہے۔ سرکاری چالان کے ذریعے یہ عمل مکمل کیا جا رہا ہے۔ پیاری بہنوں کا شکریہ ادا کروں گی کہ جب انہیں معلوم ہوا کہ انہیں دوبارہ فائدہ ملا ہے، وہ اس یوجنا کے اہل نہیں ہیں، اس وقت انہوں نے خود آگے آ کر ریاستی حکومت کے فنڈ کو واپس کرنے کا کردار ادا کیا ہے۔ بہنیں پیاری ہیں اور ایماندار ہیں، یہ دیکھنے کو ملا، ادیتی ٹکرے نے کہا۔ ہم جو کراس ویریفیکیشن ٹرانسپورٹ، انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے شروع کیا ہے۔ یہ مسلسل عمل جاری ہے۔ سرکاری چالان کے ذریعے مالیات اور منصوبہ بندی کے محکمے کے ساتھ بات چیت جاری ہے، ایک الگ ہیڈ تیار کر رہے ہیں، اس طریقے سے یہ پیسے حکومت کے خزانے میں آئیں گے، ادیتی ٹکرے نے کہا۔ ڈھائی کروڑ مستفیدین کی مکمل تصدیق نہیں کریں گے۔

مہاراشم ابھیان رتھ کا افتتاح ضلع کلکٹر نے کیا

ناندیڑ: 20 جنوری: (ورق تازہ نیوز) ضلع کلکٹر ابھجیت راوت نے رتھ کو جھنڈی دکھا کر ناندیڑ ضلع میں مہاراشم ابھیان کا آغاز کیا۔ سال 2025-26 میں، مہا سلک مہم ضلع میں 9 جنوری سے 9 فروری 2025 تک چلائی جا رہی ہے تا کہ مہا سلک مہم، منریگا سلک، ساگرا ڈان سکیم کے ساتھ ساتھ شہتوت لگانے میں دلچسپی رکھنے والے کسانوں کو رجسٹر کیا جا سکے۔ یہ اقدام 9 جنوری سے 9 فروری تک نافذ کیا جائے گا۔ نئے شہتوت لگانے کے خواہشمند کسان اپنے ناموں کا اندراج کروانے کے لیے ڈسٹرکٹ سلک آفس، رام کرشنا بلڈنگ، دوسری منزل، ایم ایف ہونڈا شوروم کے پاس، جان ڈیری سروس سینٹر کے سامنے، ہنگولی روڈ، ناندیڑ سے رابطہ کریں۔ سلک ڈیولپمنٹ آفیسر، ناندیڑ نے لوگوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ تعلقہ زراعت کے دفتر اور پنچایت سمیتی محکمہ زراعت سے رابطہ کریں اور نئے شہتوت کے پودے لگانے کے لیے ممبر کے طور پر رجسٹر ہوں۔ مہاراشم ابھیان کا ضلع کلکٹر ابھجیت راوت نے 15 جنوری کو ہری جھنڈی دکھا کر افتتاح کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کلکٹر سنجیو موروے، ڈپٹی کلکٹر شندے، سیریکلچر ڈیولپمنٹ آفیسر پی۔ بی ناروا ڈے، ایریا اسسٹنٹ پی۔ یو بھنڈارے، اے۔ ن کلکرنی، این۔ وائی کورکے، اے بی یالکتواڈ، دتا بھوسکتے، پرساد ڈبوکواڈ موجود تھے۔

این سی پی-ایس پی کی جانب سے
مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن کے سیکریٹری کا گھیراؤ

ممبئی: مہاراشٹر میں نوجوانوں کے مستقبل سے کھلواڑ کرنے کی مہایوتی حکومت کی پالیسی مکمل طور پر بے نقاب ہو چکی ہے۔ پبلک سروس 2022 کے امتحان کی میرٹ لسٹ جاری ہو کر ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن تا حال 623 افسران کی تقرریاں عمل میں نہیں لائی گئیں۔ اس تاخیر کی وجہ سے طلبہ شدید ذہنی دباؤ اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں، جو ان کے مستقبل کے ساتھ سنگین ناانصافی کے مترادف ہے۔ یہ باتیں این سی پی-ایس پی ممبئی یوتھ ونگ کے صدر ایڈووکیٹ امول ماتیلے نے کہی ہیں۔ مہایوتی حکومت کے دور میں مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن کی ساکھ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ غیر ذمہ دارانہ رویے، غیر قانونی مداخلت، اور غیر مؤثر کارکردگی نے نہ صرف کمیشن کی شفافیت پر سوالات اٹھائے ہیں بلکہ طلبہ کے حقوق کو بھی بری طرح متاثر کیا ہے۔ اسی تناظر میں این سی پی-ایس پی ممبئی کے یوتھ ونگ کے صدر ایڈووکیٹ امول ماتیلے کی قیادت میں کمیشن کے سیکریٹری کا گھیراؤ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایڈووکیٹ امول ماتیلے نے اپنے بیان میں حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کو طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھیلنا بند کرنا ہوگا۔ 623 امیدواروں کی تقرری کو التوا میں رکھ کر حکومت نے اپنی غیر ذمہ داری کی انتہا کر دی ہے۔ ہم حکومت اور پبلک سروس کمیشن کو واضح طور پر یہ پیغام دیتے ہیں کہ اگر طلبہ کے مطالبات کو فوری طور پر پورا نہیں کیا گیا تو ہم سڑکوں پر آ کر اس تحریک کو مزید شدت بخشیں گے۔ یوتھ ونگ نے طلبہ کے اہم مطالبات پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ 623 افسران کی فوری تقرری کی جائے، کمیشن کے کام میں شفافیت کو یقینی بنایا جائے، اور طلبہ کو ذہنی و جسمانی دباؤ کا شکار بنانے والے حالات کا خاتمہ کیا جائے۔ یہ گھیراو? تحریک طلبہ کو انصاف دلانے کے لیے این سی پی-ایس پی یوتھ ونگ کے عزم کا اظہار ہے۔ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ حکومت کی غیر ذمہ دارانہ پالیسیوں کے خلاف سخت موقف اپناتے ہوئے طلبہ کے حقوق کی حفاظت کرے گی۔

ڈونالڈ ٹرمپ بنے امریکہ کے 47 ویں صدر

واشنگٹن: ڈونالڈ ٹرمپ نے 20 جنوری کو ایک بار پھر امریکہ کے صدر عہدہ کا حلف لیا۔ اس طرح وہ دوسری مرتبہ امریکہ کے صدر بن گئے ہیں۔ ا?ج انھوں نے امریکہ کے 47 ویں صدر کی شکل میں حلف برداری کی۔ ان کے ساتھ ساتھ ریپبلکن لیڈر جے ڈی وینس نے بھی امریکہ کے نائب صدر عہدہ کا حلف لے لیا۔ پہلے جے ڈی وینس نے ہی حلف برداری کی، اور پھر اس کے فوراً بعد ڈونالڈ ٹرمپ نے عہدہ اور رازداری کا حلف اٹھایا۔ اس کے فوراً بعد انھیں توپوں کی سلامی بھی دی گئی۔

پرنٹر، پبلیشر ، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔